

[illegible]

تطبيق الفرض في الحصول الجوعسة لظن العرض

سایہ عرش کس کس کو ملے گا...

2000
 2001
 2002
 2003
 2004
 2005
 2006
 2007
 2008
 2009
 2010
 2011
 2012
 2013
 2014
 2015
 2016
 2017
 2018
 2019
 2020
 2021
 2022
 2023
 2024
 2025
 2026
 2027
 2028
 2029
 2030

உருக்கம்

1897

1000 1000

1947

Thief 11:46



مجلس التدريس - الجامعة الأردنية
العمان - الأردن

فہمائن منجھتہ کلہا سہا کھڑی ہائی جا ی سٹ ی دی کپال کے آگے کی راہ دکھائے۔

4125814-0 4021309-03/4126019-0



محشر کی سخت گرمی میں عرش الہی عَزَّوَجَلَّ کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں کا بیان

تَمْهِيدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ

ترجمہ بنام

سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟

مُصَنِّف

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

المتوفی ۹۱۱ھ

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب	:	سایہ عرش کس کس کو ملے گا؟
ترجمہ	:	تَمْهِيذُ الْقُرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ
مصنف	:	امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی
پیش کش	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجم کتب)
سن طباعت	:	محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

- مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
- مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینہ نزد پٹیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینہ چھوٹی گھٹی، حیدر آباد
- مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”سایہ عرش ہو عطا یا رب!“ کے سترہ حُرُوف کی

نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الكبير للطبرانی ج 6 ص 185 حدیث 5942)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ غیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز

کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)

﴿۵﴾ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾

حَسْبِيَ النُّسُخُ اس کا باؤضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُوْمُ مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور

﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک

آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ﴿۱۲﴾ جہاں جہاں کسی صحابی کا نام مبارک آئے گا رضی اللہ تَعَالٰی عَنْہ

پڑھوں گا ﴿۱۳﴾ اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصال

ثواب کروں گا ﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿۱۵، ۱۶﴾ اس حدیث پاک ”تَهَادُوا تَحَابُّوا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی“ ﴿موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۷ حدیث ۱۷۳۱﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا ﴿۱۷﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا منفرد سنتوں بھرا بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کے مرتب کردہ کارڈ یا ہدف مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على إحسانه وبفضلِ رَسُولِهِ صلى الله تعالى عليه وسلم
تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،
احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے،
ان تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے معدّٰی مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا
ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی ہے جو دعوتِ
اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرتُھمُ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص
علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- | | |
|--|---------------------|
| (۱) شعبہ کُتبِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | (۲) شعبہ درسی کُتب |
| (۳) شعبہ تراجم کُتب | (۴) شعبہ تفتیش کُتب |
| (۵) شعبہ اصلاحی کُتب | (۶) شعبہ تخریج |

”المدینة العلمیة“ کی اولین ترجیح سرکارِ علیحضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و ملت، حامی

سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر رائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پہلے اسے پڑھ لیجئے!	9
2	تعارف مصنف	13
3	سایہ عرش پانے والے پہلے سات اشخاص	18
4	سایہ عرش پانے والے چار خوش نصیب	19
5	حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب	20
6	سایہ عرش پانے والوں کا جُدا جُدا ایمان	20
7	عادل حکمران پر عرش کا سایہ	20
8	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنے والوں کے فضائل	21
9	باہم محبت کرنے والوں پر عرش کا سایہ	23
10	صدقہ کرنے والوں پر عرش کا سایہ	25
11	سایہ عرش پانے والے دیگر سات اشخاص	27
12	تنگدست مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت	27
13	حدیث پاک کی شرح	27
14	مجاہدین کی مدد کرنے پر انعام	31
15	غازی کے سر پر سایہ کرنے کی فضیلت	32
16	اپنی قوم کی حمایت میں تلوار اٹھانا	32
17	ساتویں خصلت کے متعلق احادیث مبارکہ	33
18	سایہ عرش پانے والے چودہ اشخاص کا بیان	35
19	بھوکے کو کھانا کھلانے کا صلہ	35
20	حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرسل احادیث	36
21	نا سمجھ کے ساتھ تعاون کی فضیلت	37
22	بیوہ و یتیم کی کفالت کا ثواب	37
23	صفوان کی مٹی کا صحیفہ	39
24	خوش اخلاق، جو ابر رحمت میں ہوگا	41
25	سب سے پہلے سایہ عرش پانے والے	42

42	نماز جنازہ پڑھا کرو	26
43	عادل بادشاہ کو دھوکہ دینے کا نقصان	27
43	بچے کی موت پر صبر کا اجر	28
44	مخلوق پر رحم کی فضیلت	29
45	امام ابن حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کے چند اشعار	30
46	مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر ہونے والے خصائل کا بیان	31
47	اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر وقت ساتھ ہے	32
47	صاف دل اور پاک کماٹی	33
48	آسمانوں میں شہرت رکھنے والے	34
49	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے	35
49	اولاد کو سکھاؤ محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی	36
50	بچپن سے بڑھاپے تک تلاوت قرآن کریم	37
51	اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گفتگو کرتے ہوں گے	38
51	بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے مقربین	39
52	مشک و عنبر کے ٹیلوں پر ہوں گے	40
52	زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر خوشخبری	41
53	نمازی اور سایہ رحمت	42
54	درود پاک کی کثرت	43
55	عیادت و تعزیت کی فضیلت	44
57	روزہ داروں پر رحمت	45
60	حضرت مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	46
60	محبت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سایہ عرش	47
60	سورۃ انعام اور چالیس ہزار فرشتے	48
61	ستر فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں	49
62	ذکرِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی برکتیں	50
62	عاجزی کرنے والوں کی خوش قسمتی	51
63	نیکی کی دعوت دینے والے خوش نصیب	52
64	مُقَرَّبِینِ بارگاہ کی نشانیاں	53

64	مسجدوں کو آباد رکھو	54
65	دل میں حق اور زبان پر سچ	55
66	سایہ عرش میں کس کو دیکھا؟	56
66	اطاعت والدین، سایہ عرش کے حصول کا ذریعہ ہے	57
67	عرش کا نور	58
68	مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار	59
69	حضرت مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	60
69	شہداء کی اقسام اور ان کے فضائل	61
71	تعلیم قرآن پاک پر مغفرت کی بشارت	62
71	سونے کے منبر اور چاندی کے گنبد	63
72	مسلمانوں کے بچے شفاعت کریں گے	64
72	شہزادہ رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ	65
73	مسلمان بچے، سایہ عرش میں ہوں گے	66
73	نماز مغرب کے بعد دو نفل پڑھنے کی فضیلت	67
74	موتیوں کی کرسیاں	68
76	فراہمین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شرح	69
77	سوال و جواب	70
77	امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح	71
78	حضرت مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	72
79	الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ سے بے خوفی	73
79	لمبی گردنوں والے	74
80	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے	75
80	ہجرت کرنے والوں کی شان	76
81	علم سے گفتگو اور حلم سے خاموشی	77
82	اختتام کتاب	78
84	ماخذ و مراجع	79
86	المدينة العلمية کی کتب	80

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عقل انسانی کو حیرت زدہ کر دینے والا عرشِ عظیم بھی اللہ عزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جو بغیر ستونوں کے قائم ہے اور اس کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ اور مخلوقِ خداوندی میں سب سے بڑا ہے جیسا کہ مفسرِ قرآن امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”عرش، اللہ عزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں سب سے بڑا ہے۔“

(الجامع لاحکام القرآن، سورة الاعراف، تحت الآية ۵۴، ج ۴، ص ۱۵۹)

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: ”اللہ عزَّوَجَلَّ کے عرش کی حقیقت کو کوئی

نہیں جانتا، ہم صرف اس کا نام جانتے ہیں۔“ اور اس پر اس حدیث سے استدلال کیا، چنانچہ امام بیہقی اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب عزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یا رسول اللہ عزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟“ تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آیت الکرسی۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”اے ابو ذر! سات آسمان کرسی کے مقابلہ میں ایک انگٹھی کی طرح ہیں جو کسی جنگلی زمین میں پڑی ہو اور عرش کی کرسی پر فضیلت اس طرح ہے جیسے جنگلی زمین کی فضیلت اس انگٹھی پر ہے۔“

(الاسماء والصفات للبيهقي، مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ مفردات الفاظ القرآن، ص ۵۵۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مطیع و فرمان بردار خاص بندوں کو اپنے عظیم عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انسان دنیا میں اپنے اہل و عیال کی خاطر دکھ درد اور تکالیف برداشت کرتا ہے ان کے لئے بڑے بڑے گناہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا مگر قیامت کے دن ”نفسی نفسی“ کا عالم ہوگا اور وہ ان سب سے دور بھاگ رہا ہوگا۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ ۝ وَابْنِهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ ۝ وَبَنِيهِ ۝
اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جو رو اور

(پ ۳۰، عبس: ۳۴ تا ۳۶) بیٹوں سے۔

نیز اس وقت کیا حال ہوگا جب سورج ایک یا دو کمان کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا ہر ایک پسینے سے شرابور ہو رہا ہوگا، عرش الہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا ہر ایک سائے کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہوگا مگر عرش کا سایہ تو انہی خوش نصیبوں کو ملے گا جنہوں نے دنیا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا ہوگا، اپنے دنیوی سکون کو قربان کر کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی چاہی ہوگی۔

زیر نظر رسالہ ”تَمْهِيدُ الْفَرَشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ“ (یعنی سایہ عرش کا مستحق بنانے والے اعمال کے لئے راہ کو ہموار کرنا) میں امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ 70 سے زائد اقسام کے خوش نصیب عرش الہی عَزَّوَجَلَّ کا سایہ پائیں گے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے ”شعبہ تراجم کتب“ نے اس کا اردو ترجمہ، بنام ”سایہ عرش کس کس کو ملے گا؟“ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

☆..... ترجمہ کے لئے ”مکتبہ مشکاة الاسلامیہ بیروت“ کا نسخہ استعمال کیا گیا ہے۔
☆..... ترجمہ سلیس اور با محاورہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھ لکھے اسلامی بھائی بھی اچھی طرح استفادہ کر سکیں۔

☆..... آیات کا ترجمہ امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ سے لیا گیا ہے۔

☆..... احادیث کی تخریج اصل ماخذ سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور باقی حوالہ جات میں جو کتب دستیاب ہو سکیں ان سے تخریج کی گئی ہے۔

☆..... مشکل الفاظ کے معانی و مطالب بریکٹ میں لکھ دیئے گئے ہیں اور بعض الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں۔

☆..... جہاں ”اصول حدیث“ کی اصطلاحات ہیں ان کی حاشیہ میں وضاحت کر دی گئی ہے۔
☆..... علاماتِ ترقیم (رُمُوزِ اوقاف) کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

☆..... مطالعہ کرنے والے غیر عالمِ اسلامی بھائیوں کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے احادیثِ کریمہ کی اسناد ذکر نہیں کی گئیں۔

الغرض! یہ کتاب آپ تک پہنچانے کے لئے ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی اسلامی بھائیوں نے مسلسل کوشش کی ہے۔ اگر اس ترجمہ میں کوئی خوبیاں ہیں تو اللہ عزَّوَجَلَّ کی عطا،
میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عنایتوں اور علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ
طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی برکتوں

کا نتیجہ ہے اور اگر اس میں کوئی خامی ہو تو ہماری نادانستہ کوتاہی کی وجہ سے ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ اسے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کا ذہن دے کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے آپ کو دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے

والدین کو گالیاں دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔“ عرض کی گئی: ”کیا کوئی

شخص اپنے والدین کو بھی گالیاں دے سکتا ہے؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! جب آدمی کسی شخص کے والدین کو گالیاں دیتا

ہے تو وہ جواب میں اس کے والدین کو گالیاں دیتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر و اکبرہا، الحدیث: ۲۶۳، ص ۶۹۳)

تعارُفِ مُصَنَّف

نام و نسب:

لقب: جلال الدین، کنیت: ابوالفضل، نام و نسب: عبدالرحمن بن ابوبکر بن محمد بن ابوبکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن محمد بن ہمام، اور نسبت: خُضَیْرِی
مصری سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۸۴۹ ہجری دریائے نیل کے کنارے قدیم قصبہ سُیُوط میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے آپ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی پانچ برس کے تھے کہ والدِ گرامی قدس سرہ السای انتقال فرما گئے۔

تعلیم و تربیت:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف نامور مصنف، بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہ، ادیب، شاعر، مؤرخ اور ماہر لغت ہی نہ تھے بلکہ اپنے زمانے کے مجدد بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حافظہ نہایت قوی تھا، آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا پھر دیگر علوم و فنون کے حصول میں مصروف ہو گئے، علم حدیث میں بدرالحمدِ شین علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ رحمۃ اللہ الغنی، حافظ سخاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اور دیگر جلیل القدر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سے استفادہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصوف اور سلوک کی منازل مشہور صوفی بزرگ شیخ کمال الدین محمد بن محمد مصری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوافی کے زیر سایہ طے کیں اور انہی کے

دستِ مبارک سے خرقةٴ تصوف پہنا اور خلقِ خدا کو فیضِ یاب کیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ۸۷۱ھ میں جامعہ شیعُ خُوَیْبَہ میں شیخ الحدیث کا منصب ملا، اسی جامعہ میں درس و تدریس کے دوران قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ”الشِّفاء بِتَعْرِیْفِ حُقُوقِ الْمُصْطَفٰی“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہٴ درس میں مکمل ختم ہوئی۔

تقویٰ و پرہیزگاری:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقویٰ و تزکیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، اکثر اوقات یاد الہی عَزَّوَجَلَّ میں مستغرق رہتے، نماز تہجد باقاعدگی سے ادا فرمایا کرتے تھے، اگر کبھی رہ جاتی تو اتنے پریشان ہوتے کہ بیمار پڑ جاتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لقب عطا فرمایا:

علوم حدیث میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے مسلمانانِ عالم نے بڑا فیض حاصل کیا، علمِ حدیث میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شیخ الحدیث کا لقب عطا ہوا۔ چنانچہ، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں کہ ربیع الاول ۹۰۴ھ جمعرات کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دربارِ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوں، میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حدیث پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی: ”اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں؟“ حضور اکرم، رسولِ خُستَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سناؤ شیخ الحدیث!“ مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شیخ الحدیث کے

الفاظ سے یاد فرمانا دنیا و مافیہا سے اچھا معلوم ہوا۔“ (جامع الاحادیث، ج ۱، ص ۱۲)

75 مرتبہ دیدارِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عاشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے، اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو 75 مرتبہ حالتِ بیداری میں حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی ذہانت کی بنا پر دو لاکھ احادیث یاد تھیں۔ علمِ حدیث میں دوسو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلیل القدر مفسر بھی تھے۔ تفسیر بالمأثور میں ”الدر المثور“ اور لغت میں ”جلائین“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قرآنِ فہمی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے، کثرتِ تالیفات میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف و تالیفات پانچ سو سے زائد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چند مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں:

- (۱) الدُّرُّ الْمَثُورُ فِي التَّفْسِيرِ بِالْمَأْثُورِ (۲) الْإِتْقَانُ فِي عُلُومِ الْقُرْآنِ
- (۳) جَمْعُ الْجَوَامِعِ أَوْ الْجَامِعُ الْكَبِيرُ (۴) الْجَامِعُ الصَّغِيرُ (۵) تَذْرِيبُ الرَّاوی فِي تَقْرِيبِ النَّوَوِی (۶) طَبَقَاتُ الْحَفَظِ (۷) الْأَلَامِي الْمَصْنُوعَةُ فِي الْأَحَادِيثِ الْمَوْضُوعَةِ (۸) قُوْتُ الْمُعْتَذِي عَلَى جَامِعِ التِّرْمِذِي (۹) تَفْسِيرُ الْجَلَالَيْنِ (۱۰) لُبَابُ الْمَنْقُولِ فِي أَسْبَابِ النَّزُولِ (۱۱) الدَّرَرُ الْكَامِنَةُ فِي

أَعْيَانِ الْمِيعَةِ الثَّامِنَةِ (۱۲) الْحَاوِي لِلْفَتَاوَى.

وفات:

۹۰۶ ہجری میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے گھر ”رَوْضَةُ الْمَقْيَاس“ میں خلوت نشین ہو گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دل دنیا اور اہل دنیا سے اُکتا گیا، ہمہ تن یادِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں ہوا۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۶۲ سال کی عمر پائی۔

﴿اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ﴾ کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو ﴿

اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوتِ اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِی لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ
 عَلٰی مُحَمَّدٍ الَّذِی عَلَامَقَامُهُ وَرَفَعَ مَحَلُّهُ

تمام تعریفیں عظمت والے اللہ عز و جل کے لئے ہیں کہ بروز قیامت جس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور درود و سلام ہو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جن کا مقام بلند اور مرتبہ اونچا ہے۔

اَمَّا بَعْدُ!

مشہور حدیث پاک میں سات ایسے خوش نصیبوں کا ذکر ہے جنہیں اللہ عز و جل اپنے عرش عظیم کا سایہ عطا فرمائے گا اور انہی سات خوش نصیبوں کا ذکر شیخ ابو شامہ نے بھی اپنے دو اشعار میں کیا ہے۔

طویل عرصہ مشائخ اس بارے میں بحث و تمحیص کرتے رہے کہ کیا ان سات کے علاوہ کسی آٹھویں شخص کو بھی عرش عظیم کا سایہ نصیب ہوگا یا نہیں؟ شیخ الاسلام ابو الفضل امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سات افراد پر ان لوگوں کا اضافہ فرمایا جن کا ذکر احادیث صحاح میں آیا ہے۔ اور ان کو اپنے دو اشعار میں جمع کر دیا پھر مزید تلاش کی تو اب سات کے بجائے دُگنے (یعنی چودہ) ہو گئے۔ اور ان کو چار اشعار میں جمع کیا ہے۔

(حضرت مصنف علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”عرش کا سایہ پانے والوں کے بارے میں میرے پاس ان سے بھی زیادہ احادیث ہیں جو کہ دیگر اعمال و خصائل کے بارے میں ہیں، اور ان سب افراد کا ذکر میں نے اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ جس میں اس (باب) کے اصول اور بنیادی باتوں کو بیان کیا ہے، صرف

ترغیب ہی نہیں دلائی بلکہ تمام احادیث کے ساتھ ان کے تمام شواہد تصریحاً یا اشارتاً ذکر کر دیئے ہیں اور اس کا نام ”تَمْهِيدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ“ (یعنی سایہ عرش کا مستحق بنانے والے اعمال کے لئے راہ کو ہموار کرنا) رکھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ ہی سے بھلائی کی توفیق اور سیدھے راستہ پر چلنے کا سوال کرتا ہوں۔“

سایہ عرش پانے والے پہلے سات اشخاص

(۱)..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ اور حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب کؤلاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سات اشخاص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا“ (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس کی جوانی عبادت الہی میں گزری (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلتے وقت مسجد میں لگا رہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے (۴) وہ دو شخص جو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہو گئے (۵) وہ شخص جو خلوت میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں (۶) وہ شخص جسے کوئی مال و جمال والی عورت گناہ کیلئے بلائے اور وہ کہے کہ میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں“ (۷) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا صدقہ کیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل اخفاء الصدقة، الحدیث ۲۳۸۰، ص ۸۴۰ بتقدم و تاخیر)

(۲)..... حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سات اشخاص اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ (۱) وہ شخص جو خلوت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں (۲) وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں اپنی جوانی گزاری (۳) وہ شخص جس کا دل مسجدوں سے محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہے (۴) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں کو خبر نہ ہو (۵) وہ دو شخص جو باہم ملتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے: ”میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔“ اور اسی پر قائم رہیں (۶) وہ شخص جس کے پاس مال و جمال والی کوئی عورت بھیجی گئی جو اسے اپنی طرف (گناہ کی) دعوت دے تو وہ کہے: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں“ اور (۷) عادل حکمران۔“

(شعب الایمان، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، الحدیث ۵۴۹، ج ۱، ص ۴۰۵)

سایہ عرش پانے والے چار خوش نصیب:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرمؐ، نور مجسمؐ، رسول اکرمؐ، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد خوشبودار ہے: ”چار اشخاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے وقف کر دی۔ (۲) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو (۳) وہ تاجر جو خرید و فروخت میں حق کا معاملہ کرتا ہو اور (۴) وہ شخص جو لوگوں پر حاکم ہو اور مرتے دم تک عدل و انصاف سے کام لے۔“ (الکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۸، الحدیث ۲۰۲۴، ص ۴۰۸)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب:

حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ”ان صفات کے حامل لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے“

(۱) انصاف کرنے والا حکمران (۲) وہ مالدار جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو (۳) وہ شخص جس کو حسب و منصب والی عورت اپنی طرف دعوت (گناہ) دے اور وہ کہے کہ ”میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے“ (۴) وہ شخص جس کی نشوونما اس حال میں ہوئی کہ اس کی صحبت، جوانی اور قوت اللہ عزوجل کی پسند اور رضا والے کاموں میں صرف ہوئی (۵) وہ شخص جس کا دل مساجد سے محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہتا ہے (۶) وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کا ذکر کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور (۷) ایسے دو شخص جو باہم ملیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہے: ”اللہ عزوجل کی قسم! میں تم سے رضائے الہی عزوجل کی خاطر محبت کرتا ہوں۔“

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، الحدیث ۱۲، ج ۸، ص ۱۷۹)

سایہ عرش پانے والوں کا جُدا جُدا بیان

عادل حکمران پر عرش کا سایہ:

عدل و انصاف سے کام لینے والے بادشاہ کے بارے میں اشارتاً تو بہت سی احادیث مبارکہ ہیں نیز حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جو عنقریب آئے گی، یہاں پر ان احادیث مبارکہ کو بیان کیا جاتا ہے جو عادل حکمران

کے بارے میں واضح و صریح ہے۔ چنانچہ،

(۱)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بشارت نشان ہے: ”انصاف کرنے والے بادشاہ بروز قیامت اللہ عزوجل کے قرب میں عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور یہ وہ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل و عیال کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل و انصاف سے کام لیتے تھے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلة الامیر العادل... الخ، الحدیث ۴۷۲۱، ص ۱۰۰۵)

(۲)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: ”عادل حکمران بروز قیامت اللہ عزوجل کا سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ اس کے قرب میں ہوگا۔“

اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے والوں کے فضائل:

اللہ عزوجل کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے بارے میں مستقل احادیث مبارکہ بھی مروی ہیں اور ان کے علاوہ دیگر بھی ہیں، یہاں پر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا عراباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مستقل احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔ چنانچہ،

(۱)..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ خوش حصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، رسولِ بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل بروز قیامت ارشاد فرمائے گا: ”وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میری

عزت و جلال کی وجہ سے باہم محبت رکھتے تھے آج قیامت کے دن جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔“
(موطامام مالک، کتاب الشعرباب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، الحدیث ۱۸۲۵، ج ۲، ص ۴۳۸)

(۲)..... حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والاخبار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے نور کے متبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے اس دن کے جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث ۲۲۱۲۵، ج ۸، ص ۲۴۶)

(۳)..... حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، ہیکلِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

”میرے عزت و جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے اس دن میرے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن میرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند الشامیین، الحدیث ۱۷۱۵۸، ج ۶، ص ۸۶)

(۴)..... حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ النُّعُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے نور کے متبروں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس

کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تمام لوگ اس دن خوفزدہ ہوں گے لیکن ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔“ (المعجم الاوسط، من اسمہ احمد الحدیث ۱۳۲۸، ج ۱، ص ۳۶۴)

باہم محبت کرنے والوں پر عرش کا سایہ:

یہاں پر وہ احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں جن میں عرش کا سایہ پانے والوں کا اشارتاً ذکر موجود ہے۔

(۱)..... حضرت سیدنا ابوما لک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایسے بندے بھی ہیں جو نہ انبیاء علیہم السلام ہیں اور نہ شہداء لیکن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہدائے عظام ان کے مقام و مرتبہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کے قرب پر رشک کریں گے۔“ ایک اعرابی نے عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟“ حضور نبی کریم، رُؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے ان کے درمیان کوئی خونی رشتہ نہ ہوگا مگر وہ ایک دوسرے سے صرف رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرتے اور تعلق رکھتے ہوں گے۔ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے لئے اپنے (عرش کے) سامنے نور کے منبر رکھنے کا حکم فرمائے گا۔ اور ان کا حساب بھی انہی منبروں پر فرمائے گا۔ لوگ تو خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ بے خوف ہوں گے۔“

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۴۳۳، ج ۳، ص ۲۹۰ بتغییر)

(۲)..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلبِ سینہ، باعثِ فُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے بعض مقرب بندے قیامت کے دن عرش کے دائیں جانب بیٹھے ہوں گے اور عرشِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی دونوں جانبیں سیدھی ہی ہیں۔ وہ بندے نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے چہرے نورانی ہوں گے وہ نہ تو انبیاء علیہم السلام ہوں گے نہ شہداء اور نہ ہی صدیقین۔“ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟“ نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔“

(المرجع السابق، الحدیث ۱۲۶۸۶، ج ۱۲، ص ۱۰۴)

(۳)..... حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ وہ انہیں قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا، نور ان کے چہروں کو چھپالے گا حتیٰ کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔“

(المرجع السابق، الحدیث ۷۵۲۷، ج ۸، ص ۱۱۲)

(۴)..... حضرت سیدنا ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے قیامت کے دن عرش کے ارد گرد یا قوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔“ (المرجع السابق، الحدیث ۳۹۷۳، ج ۴، ص ۱۵۰)

(۵)..... حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرّم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے دو بندوں کے لئے کرسیاں رکھی

جائیں گی جن پر ان کو بٹھایا جائے گا یہاں تک کہ (لوگوں کا) حساب و کتاب ہو جائے۔“
(الجامع الصغیر، الحدیث ۷۸۶۸، ص ۴۸۱)

(۶)..... حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن بروز قیامت ان کے لئے نور کے منبر بچھائے جائیں گے اور وہ ”الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ“ (یعنی بڑی گھبراہٹ) سے امن میں ہوں گے۔“ ایک شخص نے عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟“ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قبائل کے وہ غریب الوطن لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں۔“

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۵۸، ج ۲۰، ص ۱۶۸)

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب دعوتِ گناہ ترک کرنے والے کی حدیث جو حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ آگے آئے گی۔

صدقہ کرنے والوں پر عرش کا سایہ:

(۱)..... حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ الْمُبَلِّغِینَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”بندہ اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔“ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، الحدیث ۱۷۳۳۵، ج ۶، ص ۱۲۶ مفہوماً)

(۲)..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوشِ حصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحب

بُحُوذِ نَوَال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ وَرَضِی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”میں نے گذشتہ رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔“ (اس حدیث میں یہ بھی ہے) ”میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے چہرے کو آگ کے شعلوں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے سر پر سایہ اور چہرے کے لئے ستر (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب التعبير، الحدیث ۱۱۷۴۶، ج ۷، ص ۳۷۱)

حضرت مصنف (علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی) فرماتے ہیں کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کا سایہ پانے والوں کے متعلق مجھے حضرت ابواسحاق نے حضرت ابوالہدی بن ابوشامہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے خبر دی، حضرت ابوالہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”میرے والد حضرت ابوشامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ اشعار کہے:

وَقَالَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى إِنَّ سَبْعَةً
يُظِلُّهُمْ اللَّهُ الْعَظِيمُ بِظِلِّهِ
مُحِبٌّ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ
وَبَاكٍ مُصَلٍّ وَالْإِمَامُ بِعَدْلِهِ

ترجمہ: (۱)..... رسولِ مجتبیٰ، نبی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک سات قسم کے افراد کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(۲)..... ﷺ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنے والا علیٰ کد امن شخص (یعنی جو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث دعوتِ گناہ چھوڑ دے) ملے چھپا کر صدقہ کرنے والا ﷻ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے رونے والا، ہفت روزہ پڑھنے والا اور عادل حکمران۔“ (۱)

(۱) ان اشعار میں ساتویں شخص کا ذکر موجود نہیں شاید مابعد کے اشعار میں ہوگا۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ

سایہ عرش پانے والے دیگر سات اشخاص

یہاں پر ماقبل میں بیان کردہ سایہ عرش پانے والے اشخاص کے علاوہ دیگر سات افراد کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی بیان کردہ چار احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

پہلی حدیث پاک

تنگدست مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت:

حضرت سیدنا ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا اعتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ ہمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے: ”جس نے کسی تنگدست مقروض کو مہلت دی یا اس کا (کچھ حصہ) قرض معاف کر دیا، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ گا۔“

(جامع الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی انظار..... الخ، الحدیث ۱۳۰۶، ص ۱۷۸۳)

امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے ”المعجم الکبیر“ میں یہ حدیث پاک ان الفاظ کے ساتھ روایت فرمائی ہے کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں عرش کا سایہ اس شخص کو نصیب ہوگا جس نے کسی قرضدار کو مہلت دی یا اس پر قرض کو صدقہ کر دیا۔“

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۷۷، ج ۱۹، ص ۱۶۷)

حدیث پاک کی شرح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے اس شخص (یعنی جس نے قرض

دار کو مہلت دی یا قرض معاف کر دیا) کو عرش کا سایہ ملے گا۔ اسی مضمون کی احادیث مبارکہ حضرت سیدنا ابوقنادہ، حضرت سیدنا ابو ہریرہ، حضرت سیدنا عثمان، حضرت سیدنا شداد بن اوس، حضرت سیدنا کعب بن مالک، حضرت سیدنا عائشہ، حضرت سیدنا ابودرداء اور حضرت سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہیں۔ چنانچہ،

حدیث سیدنا ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے کسی قرض دار کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو قیامت کے دن وہ عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(مسند احمد حنبل، حدیث ابی قتادۃ الانصاری، الحدیث ۲۲۶۲۲، ج ۸، ص ۳۶۷)

حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(جامع الترمذی، کتاب البیوع، باب فی انظار المعسر..... الخ، الحدیث ۱۳۰۶، ص ۱۷۸۳)

حدیثِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس نے قرضدار کو مہلت دی یا قرض کی ادائیگی کے ذمہ دار کو چھوڑ دیا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند عثمان بن عفان، الحديث ۵۳۲، ج ۱، ص ۱۵۸)

حدیثِ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

حضرت سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے کسی تگدست مقروض کو مہلت دی یا اس پر مالِ قرض کو صدقہ کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب السیوع، باب فی من فرج عن معسر..... الخ، الحديث ۶۶۷۱، ج ۴، ص ۲۴۱)

حدیثِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے قیامت کی مشکلات سے نجات عطا فرما کر

اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو مہلت دے۔“ (المعجم الاوسط، الحديث ٤٥٩٢، ج ٣، ص ٢٨٠)

حدیثِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے کسی تنگدست قرضدار کو مہلت دی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عرش کے سائے میں رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر... الخ، الحديث ٦٦٧٤، ج ٤، ص ٢٤١)

حدیثِ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس پر آسانی کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ (المعجم الکبیر، الحديث ٢١٤، ج ١٩، ص ١٠٦)

حدیثِ ابوودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابوودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ کواکب، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی وقار ہے: ”جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔“ (المجمع الكبير، الحديث ۳۷۲، ج ۱۹، ص ۱۶۵)

حدیث اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرمؐ، نور مجسمؐ، رسول اکرمؐ، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو اسے چاہئے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الحديث ۱۳۵۸، ج ۱، ص ۴۳۱)

دوسری حدیث پاک

مجاہدین کی مدد کرنے پر انعام:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے راہِ خدائے عزَّوَجَلَّ کے مجاہد یا تنگدست مقروض یا مکاتب غلام کی آزادی میں اس کی مدد کی، اللہ عزَّوَجَلَّ اسے اپنے

ان: صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: ”آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے اب یہ مکاتب ہو گیا جب کھل ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا اور جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔“ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۹، ص ۹)

عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث رجل یسمى طلحة ونعیم بن مسعود،
الحدیث ۱۵۹۸۷، ج ۵، ص ۴۱۳)

تیسری حدیث پاک

غازی کے سر پر سایہ کرنے کی فضیلت:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
فرمانِ عالیشان ہے: ”جو کسی غازی کے سر پر سایہ کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے
دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۲۶، ج ۱، ص ۵۳)

چوتھی حدیث پاک

اپنی قوم کی حمایت میں تلوار اٹھانا:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوشِ نِصال،
پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ بُود و نوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ
عالیشان ہے: ”سات افراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن
اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے اور اس کی
آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے (۲) وہ شخص جس کا دل مساجد سے شدید محبت کے سبب
انہی میں لگا رہے (۳) وہ شخص جو کسی بندے سے محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت رکھتا

ہے (۴) وہ حکمران جو اپنی رعایا میں عدل و انصاف کرتا ہے (۵) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو (۶) وہ شخص جس پر کوئی مال و جمال والی عورت خود کو گناہ کے لئے پیش کرے لیکن وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال کی وجہ سے باز رہے اور (۷) وہ شخص جو اپنی قوم کے ساتھ کسی جنگ میں شریک ہو، پس جب دشمن سے سامنا ہو اور وہ کھل کر جنگ شروع کر دیں تو وہ شخص اپنی قوم کی حمایت میں تلوار اٹھالے حتیٰ کہ وہ اور اس کی قوم فتح پا جائے یا وہ شہید ہو جائے۔“

(الجامع الصغیر، الحدیث ۴۶۴۶، ص ۲۸۵)

تنبیہ: حضرت شیخ الاسلام علیہ رحمۃ اللہ اسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ”یہ حدیث حسن اور غریب ہے بالخصوص ساتویں صفت کے اعتبار سے غرابت بہت زیادہ ہے۔ اور اس خصلت کے ساتھ مذکورہ احادیث میں موجود سات خصلتوں کا بیان مکمل ہوا۔

ساتویں خصلت کے متعلق احادیث مبارکہ

(۱)..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ حُمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”تین افراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ دوست رکھتا ہے، (ان میں سے ایک) وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو پس جب دشمن سے مقابلہ ہو تو دشمن شکست کھا جائے اور وہ شخص بھی ڈٹ کر مقابلہ کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا فتح پائے۔“

(المستدرک، کتاب الزکاة، باب الثلاثة الذین..... الخ، الحدیث ۱۵۶۰، ج ۲، ص ۴۳)

(۲)..... حضرت سیدنا ابوورداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرفوع حدیث پاک مروی ہے کہ ”تین اشخاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے خوش ہوتا ہے (ان میں

سے ایک) وہ شخص کہ جب (دشمن کا) گروہ ظاہر ہو تو وہ اللہ عزَّوَجَلَّ کی خاطر اس سے جہاد کرتا ہے۔“ (المستدرک، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد ... الخ، الحدیث ۷۶، ج ۱، ص ۱۸۰)

(۳)..... حضرت سیدنا ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”تین اشخاص کی دُعا رد نہیں ہوتی (ان میں سے ایک) وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو اور اس کا ساتھ دینے والے بھاگ جائیں پھر بھی وہ ثابت قدم رہے۔“

(معرفۃ الصحابہ، باب من اسمه ربیعة بن وقاص، الحدیث ۲۷۹۲، ج ۲، ص ۲۹۸)

شیخ الاسلام نے اس بارے میں مزید اشعار کہے ہیں:

وَزِدْ سَبْعَةً: اِظْلَالٌ غَازٍ وَعَوْنُهُ وَانْظُرْ ذِي عُسْرٍ وَتَخْفِيفُ حِمْلِهِ
وَحَامِسِي غَزَاةٍ حَيْنٌ وَلَوْ اَوْعَوْنُ ذِي غَرَامَةٍ حَقٍّ مَعَ مُكَاتِبِ اَهْلِهِ

ترجمہ: (۱)..... سایہ عرش پانے والے مزید سات افراد یہ ہیں: ۱۔ غازی پر سایہ کرنے والا ۲۔ اس کا مددگار ۳۔ قرضدار کو مہلت دینے والا ۴۔ اس کا بوجھ کم کرنے والا۔

(۲)..... ۵۔ غازیوں کی حمایت کرنے والا ۶۔ جب لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں ۷۔ تاوان کی ادائیگی میں مستحق کا مددگار اور ۸۔ اپنے مکاتب غلام سے تعاون کرنے والا۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ“ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے

گناہ کیا ہی نہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۲۵۰، ص ۲۷۳۵)

سایہ عرش پانے والے چودہ اشخاص کا بیان

یہاں پر عرش کا سایہ پانے والے ان چودہ اشخاص کا ذکر کیا جاتا ہے جن کو شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے اور ان چودہ اشخاص والی احادیث میں کچھ ضعیف ہے۔ اور یہ دس احادیث کریمہ ہیں۔

پہلی حدیث پاک

بھوکے کو کھانا کھلانے کا صلہ:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ ثبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، (۱) دشواری کے وقت وضو کرنا (۲) اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنا اور (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الحدیث ۱۴۱۷، ج ۱، ص ۴۴۸)

مکارمِ الاخلاق میں حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مرفوعاً روایت ہے کہ ”جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔“

(مکارمِ الاخلاق، باب فضل اطعام الطعام، الحدیث ۱۶۴، ص ۳۷۳)

دوسری حدیث پاک

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزَّہ عن الغیوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان

ہے: ”سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب البیوع وغیرہا، الحدیث: ۲۷۶۹، ج ۲، ص ۳۷۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی مرسل احادیث:

(۱)..... حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرسل حدیث مروی ہے، آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ سچ بولنے والا امانت دار تاجر

(سایہ عرش پانے والے) سات افراد کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(تفسیر طبری، سورة النساء تحت الاية (۲۹) یا ایہا الذین امنوا لاتا کلوا اموالکم

بینکم..... الاية، الحدیث ۹۱۴۵، ج ۴، ص ۳۴)

(۲)..... حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن (سایہ عرش پانے والے) سات

افراد کے ساتھ عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(شعب الایمان، باب فی مقاربتہ وموادۃ اهل الدین، الحدیث ۹۰۲۹، ج ۶، ص ۴۹۴)

حدیث پاک کے شواہد

”الترغیب و الترہیب“ میں اس حدیث کے شواہد موجود ہیں۔ چنانچہ،

(۱)..... حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ”سچا امانت دار

اَشْوَہِدِیْہ جمع ہے شَہِدِی، اصطلاح اصول حدیث میں اگر دو حدیثیں ایک صحابی سے مروی ہوں

تو دوسری کو پہلی کا ”مُتَابِع“ اور اگر دو حدیثیں دو صحابیوں سے مروی ہوں تو دوسری کو پہلی کا ”شَہِد“ کہتے

ہیں، نیز اگر وہ دونوں حدیثیں ”لفظ و معنی“ میں موافق ہوں تو دوسری کو ”مِثْلُہ“ اور اگر صرف ”معنی“ میں

موافق ہوں تو دوسری کو ”نَحْوُہ“ کہتے ہیں۔“

(مقدمة المشکوۃ المصابیح للشیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی، ص ۵)

تاجر قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

(جامع الترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار... الخ، الحدیث ۱۲۰۹، ص ۱۷۷۲)

(۲)..... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ”سچا امانت دار مسلمان

تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔“ (سنن ابن ماجہ، ابواب التجارات، باب

الحث علی المکاسب، الحدیث ۲۱۳۹، ص ۲۶۰۵)

تیسری حدیث پاک

نا سمجھ کے ساتھ تعاون کی فضیلت:

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے

پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے: ”اللہ عزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس شخص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ

عطا فرمائے گا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا کسی نا سمجھ کے ساتھ تعاون کیا۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ محمود، الحدیث ۷۹۲۰، ج ۶، ص ۴۰)

چوتھی حدیث پاک

بیوہ و یتیم کی کفالت کا ثواب:

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،

قر اقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ ثرولِ سیکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کافر مانِ رحمت نشان ہے: ”جس نے کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ عزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔“

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۳۹۲، ج ۶، ص ۴۲۹، بدون ”یوم القيامة“)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ ربِّ العزت میں عرض کی: ”اے میرے اللہ عزَّوَجَلَّ! جو بندہ تیری رضا کے لئے کسی بیوہ یا یتیم کی پرورش کرے تو اس کے لئے کیا جزا ہے؟“ اللہ عزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(المسنند الفردوس، الحدیث ۴۵۵۹، ج ۲، ص ۱۴۷ بدون ”ارملة“)

ان خیال رہے کہ غیر محرم بیوہ کی کفالت اور اُسے پناہ دینے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ آج کل لوگ منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ بن جاتے ہیں اور خوب بے پردگی ہوتی ہے اور یوں اپنا نامہ اعمال گناہوں سے سیاہ کرتے رہتے ہیں، چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دام ظلہ منہ بولے رشتوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”ان (یعنی منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ) سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنالینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نکاح بھی دُرست ہے۔ ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتوں کا رواج عام ہے کوئی مرد کسی کو ”ماں“ بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ”بھائی“ بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو ”بیٹا“ بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا منہ بولا چچا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں، بے تکلفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلاب ہے کہ الامان و الحفیظ۔

صُغْبُ خُحْلَف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، ”دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اُٹھا۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

صفوان کی مٹی کا صحیفہ:

امام عبدالرزاق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق نے اپنی جامع میں روایت کی کہ اُمیہ بن صفوان کہتے ہیں کہ ”صفوان کی مٹی میں ایک بندھا ہوا صحیفہ پایا گیا جس میں یہ (لکھا ہوا) تھا کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جو شخص تیری رضا کے لئے کسی (حتاج) بیوہ کو درست کرے اس کی جزاء کیا ہے؟“ اللہ ربُّ العزت نے ارشاد فرمایا: ”بیوہ کا درست کرنا کیا ہے؟“ آپ علیہ السلام نے عرض کی: ”وہ شخص اُسے پناہ دے۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔“

(المصنف للامام عبدالرزاق، الحدیث ۶۰۷۳، ج ۳، ص ۴۹۶)

حدیث پاک کے پانچ شواہد

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بارے میں ایک عمدہ شاہد ہے جسے امام طبرانی نے ”الدعاء“ میں روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے آنے والی دو شاہد احادیث کے علاوہ کوئی شاہد حدیث بیان نہیں کی لیکن میں (یعنی حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہتا ہوں کہ اس کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔ چنانچہ، (۱)..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رُؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ اُس دن میرے عرش کے سایہ میں رہو جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا تو پھر یتیم کے ساتھ رحم دل باپ اور بیوہ کے

ساتھ انتہائی مہربان شوہر کی طرح پیش آؤ۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۴۵۲۴، ج ۳، ص ۴۲۹)

(۲)..... حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: ”اے اللہ عزوجل! جو تیری رضا کے لئے کسی یتیم یا بیوہ کو پناہ دے تو اس کی جزاء کیا ہے؟“ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”میں اُسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۴۷۰۸، ج ۴، ص ۴۸)

(۳)..... حضرت سیدنا کعب الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل جو کسی یتیم کو پناہ دے حتیٰ کہ وہ یتیم مستغنی ہو جائے یا کسی محتاج بیوہ کی کفالت کرے اس کی جزاء کیا ہے؟“ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”میں اُسے اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا اور اپنے (عرش کے) سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۷۷۱۷، ج ۶، ص ۳۸)

(۴)..... حضرت سیدنا ابو عمران الجونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: ”جو تیری رضا کے لئے کسی یتیم یا بیوہ کو سہارا دے گا اس کی جزاء کیا ہے؟“ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(الزہد لابن المبارک، باب توبۃ داؤد ذکر الانبیاء علیہم السلام، الحدیث ۴۷۷، ص ۱۶۴)

(كتاب الزهد للإمام أحمد بن حنبل، زهد داؤد عليه السلام، الحديث: ٣٦٣، ص ١٠٥)

خوش اخلاق، جوارِ رحمت میں ہوگا:

۱۔ کفار کے ساتھ حسن سلوک، کفر اور کفر پر مدد و اعانت کے علاوہ دیگر معاملات میں ہو سکتا ہے مثلاً مشرک پڑوسی کے ساتھ حق پڑوسی کی ادائیگی اور کافر باپ کی غیر کفریہ معاملات میں اطاعت وغیرہ، وگرنہ کفار سے موالات (یعنی نیل جول) ناجائز و حرام ہے، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”قرآن عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات (یعنی نیل جول، باہمی اتحاد، آپس کی دوستی) قطعاً حرام فرمائی، مجوس (آگ کے پجاری) ہوں خواہ یہود و نصاریٰ (یہودی و عیسائی) ہوں، خواہ ہنود (ہندو) اور سب سے بدرتر متدانی عتود (دین حق سے بغاوت کرنے والے مرتدین) (فتاویٰ رضویہ، ج ۵ ص ۲۷۳)، ہاں! دنیوی معاملات مثلاً خرید و فروخت وغیرہ (یعنی شرائط کے ساتھ) جس سے دین پر ضرر (تھکان) نہ ہو مرتدین کے علاوہ کسی سے ممنوع نہیں (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۱ مؤلفاً) مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ شریف کے مذکورہ مقامات کا مطالعہ فرما لیجئے۔

یہ بات لکھ دی ہے کہ جس نے اپنے اخلاق کو ستھرا کیا میں اُسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا، اور حظیرۃ القدس (یعنی جنت) سے اس کو سیراب کروں گا اور اپنے جوارِ رحمت کا قرب عطا فرماؤں گا۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۶۵۰۶، ج ۵، ص ۳۷)

چمشی حدیث پاک

سب سے پہلے سایہ عرش پانے والے:

اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدۃ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے استفسار فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو قیامت کے دن سب سے پہلے کن لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا؟“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماعاً نے عرض کی: ”اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جن کے سامنے حق پیش کیا جاتا ہے تو اس کو قبول کرتے ہیں، جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتے ہیں اور لوگوں کے حق میں فیصلے اس طرح کرتے ہیں جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند السيدة عائشة رضي الله عنها، الحديث ۲۴۴۳۳، ج ۹، ص ۳۳۶)

ساتویں حدیث پاک

نمازِ جنازہ پڑھا کرو:

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرمؐ، نورِ مجسمؐ، رسولِ اکرمؐ، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”نمازِ جنازہ پڑھا کرو یہ

تمہیں غمگین کرے گا اور غمزدہ (بروزِ قیامت) عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(المستدرک، کتاب الرقاق، باب ذوالقبور..... الخ، الحدیث ۸۰۱۱، ج ۵، ص ۴۷۰)

آٹھویں حدیث پاک

عادل بادشاہ کو دھوکہ دینے کا نقصان:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”عدل و انصاف اور عاجزی کرنے والا بادشاہ زمین پر اللہ عزوجل (کی رحمت) کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے پس جس نے بادشاہ کو اپنے اور اللہ عزوجل کے بندوں کے متعلق نصیحت کی (یعنی فائدہ مند بات بتائی) اللہ عزوجل اس کا حشر اپنے سایہ رحمت میں فرمائے گا جس دن اس کے سایہ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور جس نے بادشاہ کو اپنے اور اللہ عزوجل کے بندوں کے بارے میں دھوکا دیا اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن رسوا کرے گا۔“

(فضیلة العادلین لابی نعیم اصبہانی، الحدیث ۱۵، ص ۱۶)

نویں حدیث پاک

بچے کی موت پر صبر کا اجر:

(۱)..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الہی عزوجل میں عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟“ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنے سایہ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی

سایہ نہ ہوگا۔“ (الترغیب فی فضائل الاعمال و ثواب ذلك لا بن شاهين ، باب فضل من تبع الحنازة مختصراً، الحديث ٤٠٨، ج ١، ص ٤٦٢)

(۲)..... ایک روایت یوں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا مبلغین، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کی جزاء کیا ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، باب تعزیه اولیاء المیت ، الحديث ٥٨٧، ص ١٧٩)

(۳)..... ایک روایت اس طرح ہے کہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنے سایہ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

دسویں حدیث پاک

مخلوق پر رحم کی فضیلت:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شہنشاہ خوش حصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان

ذیشان ہے: ”جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کی گرمی سے بچائے اور اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے تو وہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔“ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث ۵۹۸۲، ج ۳، ص ۶۹)

امام ابن حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کے چند اشعار:

حضرت شیخ الاسلام علیہ رحمۃ اللہ السلام نے آگے بیان کرنے کی عام اجازت دیتے ہوئے چند اشعار کہے ہیں:

وَزِدْمَعَ ضَعْفٍ سَبْعَتَيْنِ إِعَانَةً	لَا تُحْرِقْ مَعَ أَحَدٍ لِحْقٍ وَبَذْلِهِ
وَكُرْهُ وَضُوءٌ ثُمَّ مَشَى لِمَسْجِدٍ	وَتَحْسِينُ خُلُقٍ ثُمَّ مَطْعَمُ فَضْلِهِ
وَكَافِلُ ذِي يُتَمِّ وَأَرْمَلَةٌ وَهَتْ	وَتَاجِرُ صَدَقٍ فِي الْمَقَالِ وَفِعْلِهِ
وَحَزَنٌ وَتَصْبِيرٌ وَنُصْحٌ وَرَأْفَةٌ	تَرْبَعُ بِهَا السَّبْعَاتُ فِي فَيْضِ فَضْلِهِ

ترجمہ: (۱).....سایہ عرش پانے والے مزید چودہ افراد یہ ہیں۔ ۱۔ ناسمجھ کو حق دلا کر اس کی مدد کرنا اور ۲۔ سواالی کو عطا کرنا۔

(۲).....۳۔ دشواری میں وضو کرنا ۴۔ مسجد کی طرف چلنا ۵۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا اور ۶۔ بھوکے کو کھانا کھلانا۔

(۳).....۷۔ یتیم اور ۸۔ محتاج کی کفالت کرنے والا ۹۔ اپنی جوانی کو عبادتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں فنا کرنے والا اور ۱۰۔ قول و فعل میں سچا تاجر ہو۔

(۴).....۱۱۔ غمزدہ ۱۲۔ بچے کے فوت ہونے پر صبر کرنے والی ۱۳۔ بادشاہ کو نصیحت کرنے والا اور ۱۴۔ لوگوں پر نرمی کرنے والا، پس (ما قبل سے مل کر) فضلِ الہی عَزَّوَجَلَّ پانے والے یہ سات کے چار گنا (یعنی اٹھائیس) ہو گئے ہیں۔

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں ”حضرت شیخ الاسلام علیہ

رحمۃ اللہ السلام نے اُم المؤمنین حضرت سیدۃ بنتا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان کردہ حدیث پاک میں موجود ایک خصلت کی طرف توجہ نہیں فرمائی (یعنی اشعار میں ذکر نہ کیا) اور وہ یہ ہے کہ ”وہ جو لوگوں کے حق میں اس طرح فیصلہ کرتے ہیں جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔“ عنقریب اس کا ذکر میرے اشعار میں آئے گا۔“

مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر ہونے والے

خصائل کا بیان

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) یہاں پر ان خصائل کو بیان کیا جائے گا جو مجھے پر ظاہر ہوئے ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”تین اشخاص بروز قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) صلہ رحمی کرنے والا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے اور اس کی عمر کو لمبا کرتا ہے (۲) وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو گیا اور اس نے صرف یتیم بچے چھوڑے تو وہ عورت کہے کہ ”میں دوسرا نکاح نہیں کروں گی بس اپنے یتیم بچوں کی نگہبانی کروں گی یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو جائے یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو غنی کر دے اور (۳) وہ بندہ جس نے کھانا تیار کیا پس اپنے مہمان کی ضیافت کی اور اس میں خوب اچھی طرح خرچ کیا پھر یتیم اور مسکین کو بلایا اور انھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کھلایا۔“

(فردوس الاخبار، باب الثاء، الحدیث ۲۳۴۹، ج ۱، ص ۳۲۲)

ایک روایت میں یوں ہے کہ ”اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے اور ان پر شفقت کرنے والا اور وہ شخص جس نے بہت اچھا کھانا تیار کیا اور فقراء و مساکین کو بدایا اور انھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کھلایا۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر وقت ساتھ ہے:

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”تین شخص قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سایہِ رحمت میں ہوں گے (۱) وہ شخص جس نے کہیں بھی توجہ کی تو یہ یقین رکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ ہے (۲) وہ شخص جسے کوئی عورت اپنی طرف دعوتِ گناہ دے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے باعث اس سے باز رہے (۳) وہ شخص جو لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتا ہے۔“

(فردوس الاخبار، باب الناء، الحدیث ۲۳۵۰، ج ۱، ص ۳۲۲)

صاف دل اور پاک کمائی:

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ ربِّ العزت میں عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب بندوں کے بارے میں خبر دے تاکہ میں اُن سے تیری خاطر محبت کروں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”(۱) وہ بادشاہ جو لوگوں پر رحم کرتا ہے اور لوگوں کے حق میں اس طرح فیصلہ کرے جیسا اپنے حق میں

فیصلہ کرتا ہے (۲) وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا تو وہ اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے حصول اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں خرچ کرے (۳) وہ شخص جس نے اپنی جوانی اور طاقت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں فنا کر دیا (۴) وہ شخص جس کا دل مساجد کی محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہتا ہے (۵) وہ شخص جو کسی خوبصورت عورت سے ملا پس وہ عورت اُسے اپنے آپ پر قدرت دے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے سبب اس کو چھوڑ دے (۶) وہ شخص جو جہاں بھی ہو یہ یقین رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے (۷) وہ لوگ جن کے دل صاف اور کمائی پاک ہے وہ میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، میں ان کا چرچا کرتا ہوں اور وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور (۸) وہ شخص جس کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو بہائیں۔“

(الزهد لابن المبارك، باب توبة داؤد..... الخ، الحديث ۴۷۱، ج ۱، ص ۱۶۱)

آسمانوں میں شہرت رکھنے والے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، انا نے عُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا، اگر موجود ہوں تو پیچھے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل و بے علم شخص انہیں دیکھتا ہے تو ان کو بیمار گمان کرتا ہے جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے، قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(مسند فردوس الاخبار، الحديث: ۱۶۵۹، ج ۱، ص ۲۳۵)

مذکورہ حدیث پاک کا ایک شاہد وہ ہے جو حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں طویل عرصہ تک بھوک، پیاس اور خوف میں مبتلا رہے، وہ بے عیب اور دنیا والوں سے ایسے پوشیدہ کہ جب حاضر ہوں تو پہچانیں نہ جائیں اور غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے۔“

(مسند الحارث، کتاب الصیام، باب فضل الصوم، الحدیث ۳۴۷، ج ۱، ص ۴۳۲)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) اس حدیث پاک میں سایہ عرش پانے والوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے:

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حَسَنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو پرہیزگار اور لوگوں سے ایسے پوشیدہ ہیں کہ اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں اور وہ ہدایت کے امام (یعنی نمونے اور مثالیں) اور علم کی کنجیاں (یعنی دروازے) ہوتے ہیں۔“

(حلیۃ الاولیاء، مقدمۃ الکتاب، باب بسم اللہ... الخ، ج ۱، ص ۱۲)

اولاد کو سکھاؤ محبت حضور صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب عَزَّم اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرا قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ،

فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (۱) اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت (۲) اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی محبت اور (۳) تلاوتِ قرآن کیونکہ قرآن پاک پڑھنے والے لوگ، حضراتِ انبیاء و اصفیاء علیہم السلام کے ساتھ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ (الجامع الصغیر، الحدیث ۳۱۱، ص ۲۵)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث پاک کا ایک عمدہ

”شاہد“ پایا۔ چنانچہ،

بچپن سے بڑھاپے تک تلاوتِ قرآن کریم:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب

سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عرش نشان ہے: ”**اللہ عَزَّوَجَلَّ**

سات اشخاص کو اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اُس

کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) عادل حکمران (۲) وہ شخص جس سے کوئی جمال و منصب

والی عورت ملاقات کرے اور خود کو برائی کے لئے اس پر پیش کرے تو وہ شخص یہ کہے کہ

”میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔“ (۳) وہ شخص

جس نے چھوٹی عمر میں قرآن پاک سیکھا اور اپنے بڑھاپے تک اس کی تلاوت کرتا رہا

(۴) وہ شخص جس نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اس طرح صدقہ کیا کہ اس کو اپنے بائیں

ہاتھ سے پوشیدہ رکھا (یعنی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی) (۵) وہ شخص جس کا دل مساجد سے

محبت کے باعث انہی میں لگا رہے (۶) وہ شخص جو دوسرے شخص سے ملے اور کہے کہ

”میں تم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں اور (۷) وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا تو اس کی آنکھوں سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب آنسو بہہ نکلے۔“

صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد..... الخ، الحدیث ۶۶۰، ص ۵۳، بدون ”ورجل تعلم فی صغره فهو يتلوہ فی کبره“ لانہ ذکرہ السیوطی بسندہ

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) اس حدیث پاک میں بیان کردہ تیسری صفت کی جگہ ”بخاری شریف“ میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ نوجوان جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں نشوونما پائی۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گفتگو کرتے ہوں گے:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”تین اشخاص عرش کے سائے میں امن کے ساتھ گفتگو کرتے ہوں گے جبکہ لوگوں کا حساب ہو رہا ہوگا (۱) وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے (۲) وہ شخص جو اپنے ہاتھ کو حرام کی طرف نہ بڑھائے اور (۳) وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف نظر نہ کرے۔“

(کنز العمال، کتاب المواعظ و الرفائق..... الحدیث ۴۳۲۴۶، ج ۱۵، ص ۴۵۳)

دوسری صفت کا شاہد

بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے مقربین:

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے

پیارے حبیب، حبیب لبیب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”دنیا میں زہد و تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ، کل (بروز قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہوں گے۔“ (الجامع الصغیر، الحدیث ۳۵۹۷، ص ۲۱۹)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”اس حدیث پاک میں عرش کا سایہ پانے والے کی طرف اشارہ موجود ہے۔“

تیسری صفت کا شاہد

مشک و عنبر کے ٹیلوں پر ہوں گے:

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ”کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی مزامیر سے دور رکھتے تھے؟ ان کو دوسروں سے الگ کر دو۔“ پس انہیں مشک و عنبر کے ٹیلوں پر الگ کر دیا جائے گا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ ”ان کو میری تسبیح، تمجید اور تہلیل سناؤ۔“ تو وہ ایسی آواز میں تسبیح بیان کریں گے کہ سننے والوں نے اس جیسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔“ (الزهد لابن المبارك، الجزء الرابع، باب استعماع اللہ، الحدیث ۴۳، ص ۱۲ مختصراً)

زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر خوشخبری:

حضرت سیدنا ابوودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرَّم، نُورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! حظیرۃ القدس (یعنی جنت)

میں کون تیرے قرب میں رہے گا اور اس دن کون تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن تیرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں کبھی زنا کی طرف نہیں اٹھتیں، وہ اپنے مال میں سود کے طلب گار نہیں ہوتے اور وہ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی قبض الید..... الخ، الحدیث ۵۵۱۳، ج ۴، ص ۳۹۲)

حدیث شریف کا شاہد

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ فیضان ہے: ”بروزِ قیامت تین اشخاص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کا شرف حاصل کریں گے (۱) وہ شخص جو کبھی دو افراد کے سامنے بھی ریاکاری سے نہیں چلا (۲) وہ شخص جس نے کبھی اپنے دل میں بھی زنا کے بارے میں نہیں سوچا اور (۳) وہ شخص جس کی کمائی میں کبھی سود داخل نہیں ہوا۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۴۰۲۶، ج ۳، ص ۳۰۲)

نمازی اور سایہ رحمت:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تین اشخاص کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ

نہ ہوگا (۱) امانت دار تاجر (۲) عادل حکمران اور (۳) دن میں سورج کی رعایت کرنے والا۔“ (یعنی وقت میں نماز پڑھنے والا)

(کنز العمال، کتاب المواعظ..... الخ، الحدیث ۴۳۲۵۲، ج ۱۵، ص ۶۴۶)

تیسری خصلت پر ایک حدیث شریف

ما قبل حدیث مبارکہ میں تیسری خصلت کی تائید یہ حدیث شریف کرتی ہے جو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: ”اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بندے وہ ہیں جو سورج اور چاند کی رعایت کرتے ہیں۔“ یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ ”اور ستاروں کی رعایت کرتے ہیں اور ذکر الہی عزوجل کرنے والوں کے لئے (عرش کا) سایہ ہے۔“

(الزهد لابن المبارك، الجزء العاشر، استعنت بالله، الحدیث ۱۳۰۴، ص ۴۶۰)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ”بے شک اللہ عزوجل کے نزدیک محبوب ترین بندے، سورج اور چاند کی رعایت کرنے والے ہیں۔“ (کتاب الزهد للإمام احمد بن حنبل، الحدیث ۷۷۰، ص ۱۶۶)

درود پاک کی کثرت:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ خوش نصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دونوں، رسولِ بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: ”تین اشخاص اللہ عزوجل کے عرش کے نیچے ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جس نے میرے کسی پریشان

امتی کی پریشانی دور کی (۲) وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور (۳) وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔“ (شرح الزرقانی علی مؤطا، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، تحت الحدیث ۱۸۴۱، ج ۴، ص ۶۹)

حدیث شریف کا شاہد

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جنت کی وادیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جوار رحمت (یعنی قرب) میں کون ہوگا؟“ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو میری سنت کو زندہ کرے اور میرے پریشان امتی کی تکلیف دور کرے گا۔“

عیادت و تعزیت کی فضیلت:

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے موسیٰ علیہ السلام! وہ لوگ جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرتے ہیں۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۴۷۰۶، ج ۴، ص ۴۸)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”اس سے معلوم ہوا کہ ان تینوں میں

سے ہر ایک خصلت مستقل طور پر سایہ عرش کا مستحق بنانے والی ہے۔“

حضرت عبدالمجید بن عبدالعزیز اپنے والد رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں،

وہ فرماتے ہیں: ”(ہمارے زمانے میں) کہا جاتا تھا کہ تین اشخاص قیامت کے دن عرش

کے سائے میں ہوں گے (۱) مریض کی عیادت کرنے والا (۲) جنازہ کے ساتھ

جانے والا اور (۳) جس کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرنے والا۔“

(الدر المنثور، تفسیر سورة الانعام، ج ۳، ص ۲۴۵)

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی سند کے ساتھ ”کتاب العزاء“ میں اس

حدیث پاک کی تخریج فرمائی ہے۔ اور اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ ان

خصائل میں سے ہر خصلت سایہ عرش کے لئے مستقل استحقاق کی حامل ہے۔ اور

مریض کی عیادت کے بارے میں تو ایک مرفوع شاہد موجود ہے، چنانچہ،

امیر المؤمنین حضرت سپدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزنِ جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ

العرز، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”قیامت

کے دن پکارنے والا پکارے گا،“ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں مریضوں کی عیادت

کرتے تھے۔“ پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو) انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا

جہاں یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرفِ کلام حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب دے رہے

ہوں گے۔“ (کنز العمال، کتاب الزکاة، الحدیث ۱۶۱۸۸، ج ۶، ص ۱۶۶)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”اس حدیث پاک میں سایہ عرش

پانے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔“

روزہ داروں پر رحمت:

(۱)..... حضرت سیدنا مغیث بن سبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بروزِ قیامت سورج لوگوں کے سروں سے چند گز کے فاصلے پر ہوگا اور جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، تو اس کی لُو اور سخت گرمی ان کی طرف چلے گی اور جہنم کی تپش ان کی طرف بڑھے گی حتیٰ کہ زمین پر ان کا پسینا بہنے لگے گا جو سڑی ہوئی لاش سے زیادہ بدبودار ہوگا مگر اس وقت روزہ دار عرش کے سائے میں ہوں گے۔“

(الدر المنثور، سورة البقرة، تحت الاية، ۱۸۴، ج ۱، ص ۴۴۲)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”یہ ایسی بات ہے جو اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔“ (یعنی یہ مرفوع حدیث پاک کے حکم میں ہے)

(۲)..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”روزے داروں کے منہ سے مشک کی خوشبو آئے گی، بروزِ قیامت ان کے لئے عرش کے سائے میں دسترخوان لگایا جائے گا تو وہ اس سے کھائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سختی میں ہوں گے۔“

(موسوعة الامام ابن ابی دنیا، کتاب الجوع، الحديث ۱۳۹، ج ۴، ص ۱۰۲)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”اس حدیث پاک میں سائے کی

طرف اشارے یا تصریح دونوں کا احتمال ہے۔“

(۳)..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے رُغیوب، مُنَزَّہ عن العیوب عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک ایسا دسترخوان ہے جس پر ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ

نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا، اس دسترخوان پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۴۴۳، ج ۶، ص ۴۷۲)

(۴)..... حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو روزے دار اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ اپنے روزوں کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے، ان کے منہ مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوں گے، ان کے لئے مشک کی مہر لگے ہوئے دسترخوان اور کوزے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: ”کھاؤ کہ تم نے دنیا میں بھوک برداشت کی اور پیو کہ تم پیاسے رہے، لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، اور تم آرام کرو کہ تم نے (میرے لئے) تھکاوٹ برداشت کی جبکہ لوگ آرام میں تھے، پس روزے دار کھائیں گے اور پییں گے اور آرام میں ہوں گے جبکہ لوگ حساب، مشقت اور پیاس کی شدت میں ہوں گے۔“

(الدر المنثور، سورة البقرہ، تحت الاية، ۱۸۴، ج ۱، ص ۴۴۲)

(۵)..... حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”روزے داروں کے لئے عرش کے نیچے ہیرے جواہرات سے مرصع سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا، اس پر جنت کے انواع و اقسام کے کھانے، مشروبات اور پھل ہوں گے، پس روزے دار کھائیں گے اور پییں گے اور لذت حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب کی سختی میں ہوں گے۔“

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۸۸۵۳، ج ۵، ص ۴۹۰)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) اُم المؤمنین حضرت سیدہ ثناء عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان کردہ خصلت کے علاوہ مذکورہ احادیث کریمہ سے بیس خصائل حاصل ہوئے تو یہ اکیس ہو گئے۔ اب ان اکیس میں گزشتہ اٹھائیس کو ملایا تو کل انچاس خصائل ہو گئے۔ میں نے ان کو ایک نظم کی صورت میں جمع کیا ہے:

وَزِدْمَعَ ضِعْفٍ مَنْ يُضَيِّفُ وَعِزَّةً	لَا يَتَأَمَّهُائِمَ الْقَرِيبُ بِوَصْلِهِ
وَعَلِمَ بِأَنَّ اللَّهَ مَعَهُ وَحُبَّهُ	لَا جَلَالَهُ وَالْجُوعُ مَعَ أَهْلِ حَبْلِهِ
وَزُهْدًا وَتَفَرُّجًا وَعِزًّا وَقُوَّةً	صَلَاةً عَلَى الْهَادِي وَاحْيَاءً فَعْلِهِ
وَتَرَكُ رَبَّاسُحْبِ زَنَاوَرِ عَايَةَ	لِشَّمْسٍ وَحُكْمٍ لِلْأَنَاسِ كَمِثْلِهِ
وَصَوْمٌ وَتَشْيِيعٌ لِمَيْتِ عِيَادَةٍ	فَسَبَّحَ بِهَا السَّبْعَاتُ يَازَيْنُ أَهْلِهِ

ترجمہ: (۱)..... سایہ عرش پانے والے مزید افراد یہ ہیں ۱۔ جو مہمان نوازی کرے، ۲۔ اپنے یتیم بچوں کی پرورش کرنے والی پھر ۳۔ صلہ رحمی کرنے والا ۴۔ قرب الہی عَزَّوَجَلَّ میں ہوگا۔

(۲)..... اور ۵۔ وہ جو یقین رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، ۶۔ بندوں سے رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنے والا اور ۷۔ باوجود قدرت کے بھوک برداشت کرنے والا۔

(۳)..... بکے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، ۸۔ مسلمانوں سے تکلیف دور کرنے، ۹۔ آنکھوں کی حفاظت کرنے، ۱۰۔ جوانی کو عبادت میں گزارنے، ۱۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے اور ۱۲۔ استنوتوں کو زندہ کرنے والے۔

(۴)..... ۱۳۔ احرام کاموں، ۱۴۔ سود اور ۱۵۔ لذنا سے بچنے، ۱۶۔ سورج کی رعایت (یعنی وقت میں نماز ادا کرنے اور کھانے پینے کی طرح لوگوں کے فیصلے کرنے والے۔

(۵)..... ۱۸۔ روزے رکھنے، ۱۹۔ جنازے کے ساتھ جانے، ۲۰۔ مریض کی عیادت کرنے والے لوگ، پس ۲۱۔ اہل میت کو تسلی دینے والے! یہ سارے مل کر اکیس ہو گئے۔

حضرت مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”پھر میں نے اس کا مزید تتبع اور جستجو کی تو عرش کا سایہ دلانے والے دیگر خصائل بھی تلاش کر لئے۔ چنانچہ،
محبتِ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سایہ عرش:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: ”بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔“ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو لوگ تمہاری پیروی کرنے اور تم سے محبت کرنے والے ہوں۔“

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۳۵۷۶، ج ۲، ص ۳۴۸ بدون قیل..... الخ)

سورة الانعام اور چالیس ہزار فرشتے:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے صبح کی نماز میں ”سورة الانعام“ کی ابتدائی تین آیات ”يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ“ تک تلاوت کیں، چالیس ہزار فرشتے اس کی طرف نازل ہوں گے، جن کے اعمال کی مثل اس کے نامہ اعمال میں اجر لکھا جائے گا اور سات آسمانوں کے اوپر سے ایک فرشتہ نیچے آئے گا جس کے پاس لوہے کا گرز ہوگا پس اگر شیطان اس کے دل میں کوئی وسوسہ ڈالنا چاہے گا تو وہ فرشتہ اس شیطان کو ایک ضرب لگائے گا جس سے اس شخص

اور شیطان کی درمیان ستر حجاب (یعنی پردے) حائل ہو جائیں گے، پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: ”اے میرے بندے! میں تیرا رب ہوں، میرے عرش کے سائے میں چل، حوض کوثر سے سیراب ہو، نہر سلسبیل سے غسل کر اور جنت میں بغیر کسی حساب و عذاب کے داخل ہو جا۔“

(الدر المنثور، تفسیر سورة الانعام، ج ۳، ص ۲۴۵)

حدیث شریف کے دو شواہد

ستر فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں:

(۱)..... حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نزولِ سیکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی پھر اسی جگہ بیٹھا رہا اور سورۃ انعام کی پہلی تین آیات تلاوت کیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ساتھ ستر فرشتے مقرر فرما دے گا جو قیامت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کریں گے اور اس شخص کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔“ (روح المعانی، تفسیر سورة الانعام، ج ۷، ص ۹۸)

(۲)..... حضرت سیدنا ابو محمد حبیب بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس نے سورۃ انعام کی ابتدائی تین آیات کی تلاوت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جو قیامت تک اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور ان ملائکہ کے اجر کی مثل اسے اجر دیا جائے گا اور قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور جنت کے پھل

کھلائے گا اور وہ شخص حوض کوثر سے پئے گا اور نہر سَلْسَبِيل سے غسل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ارشاد فرمائے گا: ”میں تیرا رب عَزَّوَجَلَّ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔“

(الدرا المنثور، تفسیر سورة الانعام، ج ۳، ص ۲۴۵)

ذکرِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی برکتیں:

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا اور اسے اپنی رحمت میں رکھوں گا۔“

(الحلیۃ الاولیاء، الحدیث ۴۷۰۵، ج ۴، ص ۴۸)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی کی مثل ایک حدیث، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔“

ایک مرفوع شاہد

عاجزی کرنے والوں کی خوش قسمتی:

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ان لوگوں کے بارے میں خبر دیجئے جو قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہوں گے۔ ”رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، عاجزی کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرنے والے قرب الہی عَزَّوَجَلَّ میں ہوں گے۔“ اس نے پھر عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے؟“

ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“ اس نے عرض کی: ”تو پھر جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟“

ارشاد فرمایا: ”فقراء (یعنی غریب لوگ) جنت کی طرف دوسرے لوگوں سے پہلے بڑھ جائیں گے، جنت کے فرشتے ان کی طرف نکل آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ”حساب کی طرف لوٹ جاؤ (پھر جنت میں آنا)“ وہ کہیں گے: ”ہم کس چیز کا حساب دیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اسے جمع کر کے رکھتے یا اس میں سے خرچ کرتے اور نہ ہم حاکم تھے کہ انصاف کرتے یا ظلم کرتے بلکہ ہمارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آیا تو ہم نے اس کی عبادت کی یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۱۶۸۴، ج ۸، ص ۱۵۲)

نیکی کی دعوت دینے والے خوش نصیب:

حضرت سیدنا کعب الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ”اے موسیٰ (علیہ السلام)! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں میرا قرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔“ (المرجع السابق، الحدیث ۷۷۱۶، ج ۶، ص ۳۶)

مُقَرَّبِینِ بارگاہ کی نشانیاں:

حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خاص بندوں کے بارے میں خبر دے جو تیرے مُقَرَّبِین ہیں اور جنہیں تو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”وہ جن کے دل پاک اور ہاتھ (ظلم سے) بری ہیں، جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، جب بھی میرا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں تو میں ان کا چرچا کرتا ہوں، دشواری کے وقت کامل وضو کرتے ہیں، میرے ذکر کی طرف اس طرح آتے ہیں جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف آتا ہے، میری حرام کردہ اشیاء کو حلال ٹھہرانے پر اس طرح غضب کرتے ہیں جس طرح چیتا لڑائی کے وقت غضب کرتا ہے اور میری محبت کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں جس طرح بچہ لوگوں کی محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے۔“ (کتاب الزہد للإمام احمد بن حنبل، الحدیث ۳۸۹، ص ۱۱۰)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے حضرت مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار سے اسی کی مثل ایک روایت بیان کی ہے۔

مسجدوں کو آباد رکھو:

حضرت سیدنا معمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ”حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ

میں عرض کی.....، پھر انہوں نے ماقبل حدیث (جو ابھی اوپر گزری) ذکر کی اور اُس میں اتنا زائد تھا کہ ”وہ جو میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرتے ہیں۔“

(کتاب الزہد لابن المبارک، الحدیث ۲۱۶، ص ۷۱)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”کامل وضو، رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے

لئے باہمی محبت، ظلم سے ہاتھوں کو بچانے اور مساجد کو آباد کرنے کے بارے میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں جیسا کہ ماقبل میں گزریں۔ اور یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک خصلت مستقل طور پر سایہ عرش کا مستحق بنانے والی ہے کہ سب کا تقاضا یہی ہے۔“

دل میں حق اور زبان پر سچ:

حضرت سیدنا ابودریس عائد اللہ خولانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرت

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی:

”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے سایہ رحمت میں ہوگا جس دن اس

کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟“ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جن لوگوں کا میں

چرچا کرتا ہوں اور وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت

کرتے ہیں پس یہی لوگ میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اُس کے

علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی:

”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! حظیرۃ القدس (یعنی جنت) میں تیرے قرب میں کون ہو

گا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”وہ بندے جن کی آنکھیں زنا کے لئے نہیں اٹھتی،

اپنے مال میں سود نہیں ملاتے، اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے، ان کے دلوں میں حق اور ان کی زبانوں پر سچ ہوتا ہے۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحز العاشر، خزیمۃ العابد، ج ۴، ص ۳۱۱)

سایہ عرش میں کس کو دیکھا؟

حضرت سیدنا عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کی تو آپ نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو اس کے مقام و مرتبہ پر انہیں بہت رشک آیا اور فرمانے لگے ”یقیناً یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بزرگی والا ہے۔“ پس آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا نام جاننے کے لئے عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”بلکہ میں تمہیں اس کا عمل بتاتا ہوں (جس کے سبب یہ مقام ملا) میں نے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا، چغلی نہیں کھاتا تھا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۵۱۲۱، ج ۴، ص ۱۶۳)

اطاعت والدین، سایہ عرش کے حصول کا ذریعہ ہے:

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے کلام کا شرف بخشے کے لئے ”کوہ طور“ پر اپنا قرب عطا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے

پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہے؟“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ ان پر حسد نہیں کرتا تھا، اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتا تھا اور چغلی نہیں کرتا تھا۔“

(کتاب الدعاء لابی عبدالرحمن محمد بن فضیل، الحدیث ۱۰۲، ج ۱، ص ۲۸۰)

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کی تو ایک شخص کو عرش کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا جس پر آپ علیہ السلام کو تعجب ہوا، آپ علیہ السلام نے عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں یہ نہیں بتاتا کہ وہ کون ہے، بلکہ اس کی تین صفات کی خبر دیتا ہوں (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل سے بندوں کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا (۲) اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا اور (۳) چغلی نہیں کھاتا تھا۔“

(شعب الایمان، باب فی الاصلاح بین الناس..... الخ، الحدیث ۱۱۱۸، ج ۷، ص ۴۹۷)

عرش کا نور:

حضرت ابو مخارق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ ”اللہ کے پیارے حبیب، حبیب لیب عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”معراج کی رات عرش کے نور میں نہائے ہوئے ایک شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا، میں نے کہا: ”یہ کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟“ عرض کی گئی: ”نہیں۔“ میں نے دوبارہ کہا: ”کیا یہ نبی ہیں؟“ عرض کی گئی: ”نہیں۔“ تو میں نے کہا: ”تو پھر یہ شخص کون ہے؟“

عرض کی گئی: ”یہ وہ شخص ہے دنیا میں جس کی زبان ذکرِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی بھی اپنے والدین کو برا نہیں کہا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکتثار من ذکر..... الخ، الحدیث ۲۳۰۰، ج ۲، ص ۲۴۲)

مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) مذکورہ روایات سے چودہ خصائل حاصل ہوئے جن کو میں نے اشعار کی صورت میں یوں نظم کیا ہے:

وَزِدْ سَبْعَتَيْنِ الْحُبَّ لِلَّهِ بِالْغَا	وَتَطْهِّرْ قَلْبَ وَالْغُضُوبُ لِأَجْلِهِ
وَحُبِّ عَلِيٍّ ثُمَّ ذِكْرُ إِنَابَةٍ	وَأَمْرٌ وَنَهْيٌ وَالِدُعَاءُ لِسُبُلِهِ
وَمِنْ أَوَّلِ الْأَنْعَامِ يَقْرَأُ عِدَاتَهُ	وَمُسْتَغْفِرُ الْأَسْحَارِ يَا طَيِّبُ فِعْلِهِ
وَبِرٌّ وَتَرْكُ النَّمِّ وَالْحَسَدُ الَّذِي	يُشِينُ الْفَتْنَى فَاشْكُرْ لِجَامِعِ شَمْلِهِ

ترجمہ: (۱)..... سایہ عرش والے مزید چودہ خصائل و اشخاص یہ ہیں **عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ** کے لئے محبت کرنا، دل کو پاک رکھنا اور (فعلِ حرام دیکھ کر) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کے لئے غصہ کرنا۔

(۲)..... حضرت سیدنا علیؑ **كَوَّمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ** سے محبت کرنا، پھر **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کا ذکر کرنا، ذکرِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کرنا، بے نیکی کی دعوت دینا، شہدائی سے منع کرنا اور اطاعتِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلانا۔

(۳)..... (۱) نمازِ فجر یا اس کے بعد ”سورۃ انعام“ کی پہلی تین آیات پڑھنے والا اور صبح میں استغفار کرنے والا، اے اپنے کام کو اچھا کرنے والے!

(۳)..... (۲) والدین سے بھلائی کرنا، (۳) چغلی نہ کھانا، اور (۴) نوجوان کو عیب لگانے والے حسد کو چھوڑنا۔ پس تو (مذکورہ خصائل پر شامل اس) مضمون کو جمع کرنے والے کا شکر یہ ادا کر۔

مُصَنَّف رحمۃ اللہ علیہ کی مزید تلاش و جستجو:

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”پھر میں نے تلاش و جستجو کی تو عرش

کا سایہ دلانے والے مزید سات خصال مل گئے اور یوں یہ پورے 70 ہو گئے۔

حضرت سیدنا عتبہ بن عبد السَّلَمِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی

پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”راہِ خدا

عَزَّوَجَلَّ میں قتل ہونے والوں کی تین قسمیں ہیں، ایک وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال

کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرے اور دشمن سے خوب لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا

جائے تو یہ شہیدِ مُفْتَخِر (یعنی قابلِ فخر) ہے اور وہ عرش کے نیچے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خیمہ (یعنی

قرب) میں ہوگا اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے درجہِ نبوت (اور نبوت سے متعلق

کمالات) میں افضل ہوں گے۔“ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۱۱، ج ۱۷، ص ۱۲۶)

(المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث عبدالرحمن بن قتادہ، الحدیث ۱۷۶۷۳، ج ۶، ص ۲۰۵)

حدیث پاک کے شواہد

شہداء کی اقسام اور ان کے فضائل:

(۱)..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مَکَرَّم، نُورِ

مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”شہداء کی

تین اقسام ہیں (۱) وہ شخص جو اپنے جان و مال کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خلوص

دل سے نکلے، وہ نہ تو لڑائی کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ ہی خود قتل ہونا چاہے بلکہ صرف

مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہتا ہے پس اگر وہ شخص (طبعی موت) مر جائے یا قتل

ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جائے گا، وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہوگا، حورِ عین (یعنی بڑی آنکھوں والی) سے نکاح کرے گا اور اس کے سر پر وقار اور جنت کا تاج سجایا جائے گا (۲) وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا طلب کرتے ہوئے اپنے جان و مال کے ساتھ نکلے اور یہ ارادہ رکھتا ہو کہ کفار کو قتل کرے مگر خود شہید نہ ہو پس اگر یہ شخص فوت ہو جائے یا قتل کر دیا جائے تو وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوگا اور سچ کی مجلس میں قوت والے بادشاہ کے حضور حاضر ہوگا (۳) وہ شخص جو خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے جان و مال کے ساتھ اس ارادے سے نکلے کہ (کفار کو) قتل کرے اور شہید ہو جائے پس اگر یہ شخص فوت یا شہید ہو جائے تو قیامت کے دن اپنی تلوار بلند کر کے کندھے پر رکھے ہوئے آئے گا جبکہ دیگر لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے یہ کہتے ہوں گے: ”کیا ہمیں جگہ نہیں دی جائے گی۔“ پھر وہ عرش کے نیچے موجود نور کے منبروں پر آ کر بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ کیا جاتا ہے۔“

(مجمع الزوائد کتاب الجہاد، باب ماجاء فی الشہادۃ وفضلہا، الحدیث ۹۵۱۲، ج ۵، ص ۵۳۱)

(۲)..... حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”شہداء قیامت کے دن سایہ عرش کے نیچے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گنبدوں اور باغات میں ہوں گے۔“ (سیر اعلام النبلاء، بزیذ بن التستری، ج ۷، ص ۲۲۲)

(۳)..... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

فیشان ہے: ”قیامت کے دن عرشِ رحمن عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ قریب وہ مؤمن ہوگا جسے ظلماً قتل کیا گیا ہوگا، اس کا سر اس کے دائیں جانب اور اس کا قاتل بائیں طرف ہوگا جبکہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرض کرے گا: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس جرم میں قتل کیا تھا۔“

(المعجم الكبير، الحديث ۱۲۵۹۷، ج ۱۲، ص ۸۰)

تعلیمِ قرآن پاک پر مغفرت کی بشارت:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (قرآن کریم) سکھانے والوں کی مغفرت فرما، اُن کی عمریں طویل کر دے اور ان کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرما کہ بے شک یہ تیری اتاری ہوئی کتاب (یعنی قرآن حکیم) کی تعلیم دیتے ہیں۔“

(الموضوعات، حدیث فی الدعا للمعلمین، ج ۱، ص ۲۲۱)

حدیث پاک کے شواہد

سونے کے منبر اور چاندی کے گنبد:

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر چاندی کے گنبد ہوں گے، ان میں ہیرے، یاقوت اور زمرد جوڑے ہوں گے اور اس کی چادریں باریک اور سبز ریشم کی ہوں گی پس علماء کرام (کَتَبَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی) کو بلا کر اُن پر بٹھایا جائے گا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا: ”کہاں ہیں وہ جو رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اُمّتِ محمدیہ علیٰ

صَاحِبُهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تک علم کی باتیں پہنچاتے تھے، اِن منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف نہیں ٹھی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔“ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۰۵۹۴، ج ۷، ص ۳۰۰)

امام دارقطنی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی روایت میں ”نور کے منبر“ کا ذکر ہے۔

مسلمانوں کے بچے شفاعت کریں گے:

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰهُ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے، وہ شفاعت کریں گے اور اُن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“ (کنز العمال، کتاب القيامة، الحدیث ۳۹۳۰۱، ج ۱۴، ص ۲۰۰)

شہزادہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص تھے جن کا ایک بیٹا تھا جو ان کے ساتھ ہی رہتا تھا، ایک دن حضور نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِیْمٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اِسْتَفْصَا فرمایا: ”کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟“ عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جی ہاں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے ایسی ہی محبت فرمائے جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔“ تو اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہاری اپنے بیٹے سے جو محبت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بڑھ کر مجھ سے محبت فرماتا ہے۔“ چند دن ہی گزرے تھے کہ اس کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: ”کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے

(حضرت) ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ عرش کے سائے میں کھیلتا ہو۔“ اس نے عرض کی: ”کیوں نہیں۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن مات له واحد، الحدیث ۳۹۹۶، ج ۳، ص ۹۴)

مسلمان بچے، سایہ عرش میں ہوں گے:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”قیامت کے دن مسلمانوں کے بچوں کو لایا جائے گا جن کے سینے اُبھرے ہوئے ہوں گے، میدانِ محشر میں ٹھہرنا ان پر سخت گزرے گا تو وہ چلا آئیں گے، پس حکم ہوگا: ”اے جبرائیل علیہ السلام! ان کو میرے عرش کے سائے میں لے جاؤ۔“ تو وہ انہیں عرش کے سائے میں لے جائیں گے۔“

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۸۷۵۹، ج ۵، ص ۴۶۲)

نمازِ مغرب کے بعد دو نفل پڑھنے کی فضیلت:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کی اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ کوئی رکاوٹ نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ عزَّوَجَلَّ کے عرش تک پہنچ جائے گا۔“

(شرح الزرقانی للموطا، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحایین... الخ، تحت

(الحدیث: ۸۱۴۱، ج ۴، ص ۴۶۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”شهداء اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں یا قوت کے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے کہ جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ (الجامع الصغیر، الحدیث ۴۹۵۷، ص ۳۰۵)

موتیوں کی کرسیاں:

حضرت خیشمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن انسان اپنے پسینے میں تیر رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا۔“ تو حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”مؤمنین کے لئے موتیوں کی کرسیاں ہوگی جن پر وہ بیٹھیں گے، اُن پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا اور قیامت کا دن ان کے لئے دن کی ایک ساعت کے برابر یا ایک بار آنکھ جھپکنے کے برابر ہوگا۔“ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۱۶۱۲، ج ۸، ص ۱۳۱)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن کی سختیاں بہت زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ کفار کو ان کا پسینہ لگام دے رہا ہوگا۔“ ان سے عرض کی گئی: ”تو مؤمنین کہاں ہوں گے؟“ ارشاد فرمایا: ”سونے کی کرسیوں پر ہوں گے اور اُن پر بادل سے سایہ کیا جائے گا۔“ (فتح الباری شرح البخاری، کتاب الرقاق، ج ۱۱، ص ۳۳۷)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) پھر میں نے دیکھا کہ امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے اپنی کتاب ”الکبیر“ میں اس حدیث پاک کے مرفوع ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب،
 داناے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے:
 ”بروزِ قیامت لوگ جمع ہوں گے، تو کہا جائے گا: ”اس اُمت کے فقراء اور مساکین
 کہاں ہیں؟“ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے، پوچھا جائے گا: ”تم نے کیا عمل کئے؟“ وہ
 عرض کریں گے: ”اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو نے ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا تو ہم نے
 صبر کیا اور حکمرانی و سلطنت کا والی ہمارے علاوہ دوسروں کو بنا دیا۔“ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد
 فرمائے گا: ”تم نے سچ کہا۔“ یا اسی کی مثل ارشاد فرمائے گا (یہ راوی کا شک ہے) پھر وہ
 دوسرے لوگوں سے بہت پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور حساب کی سختیاں
 حکمرانوں اور صاحبِ سلطنت لوگوں پر باقی رہ جائیں گی۔“ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
 اجمعین نے عرض کی: ”اس دن مومنین کہاں ہوں گے؟“ حضور نبی کریم، رءوف رحیم
 صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان کے لئے نور کے منبر رکھے جائیں گے
 اور ان پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا۔“

(صحیح ابن حبان، باب وصف الجنة واهلها، الحدیث ۷۳۷۶، ج ۹، ص ۲۵۳)

حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 ارشاد فرمایا: ”سورج قیامت کے دن لوگوں سے بہت زیادہ قریب ہوگا جتنی کہ ان کے
 سروں سے ایک یا دو کمان کے فاصلے پر آجائے گا، اس دن کسی کے بدن پر پھٹے پرانے

کپڑے کا ایک ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ مگر اس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کا ستر دکھائی نہ دے گا اور نہ ہی اُس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کو سورج کی گرمی نقصان پہنچائے گی جبکہ باقی لوگوں۔ یا ارشاد فرمایا۔ کافروں کو پیسا جائے گا تو اُن کے پیٹ ابلنے اور جوش مارنے کی آوازیں نکالیں گے۔“

(الزهد لابن المبارك، اول السادس عشر، الحديث ۳۴۷، ص ۱۰۰)

فرا مین صحابہ رضی اللہ عنہم کی شرح:

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ان آثار یعنی فرا مین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ قیامت کے دن تمام مسلمان سائے میں ہوں گے، لیکن ہونا یہ چاہئے کہ یہ فضیلت متقی و پرہیزگار مسلمانوں کے ساتھ خاص ہو اور مجھے اس کے متقین کے ساتھ خاص ہونے پر ایک حدیث بھی ملی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّات کو تین اقسام پر پیدا فرمایا ہے (۱) ایک قسم سانپ، بچھو اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہے (۲) دوسری قسم فضا میں ہوا کی مانند اڑنے والی ہے اور (۳) تیسری قسم وہ کہ جن پر حساب و عقاب ہوگا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو بھی تین اقسام پر پیدا فرمایا ہے (۱) ایک وہ کہ جانوروں کی طرح ہیں جن کے بارے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا“.. الآية. ترجمہ کنز الایمان: وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۷۹) (۲) دوسرے وہ جن کے جسم تو

نبی آدم کے اجسام کی طرح ہیں مگر ان کی روحیں شیاطین کی ارواح کی مثل ہیں اور (۳) تیسرے وہ ہیں جو اللہ عزوجل کے سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن اُس کے علاوہ

کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ (کنز العمال، کتاب خلق العالم، الحدیث ۱۵۱۷۵، ج ۶، ص ۵۶)

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں) مذکورہ حدیث پاک سے زیادہ واضح وہ روایت ہے جو حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سورج (بروز قیامت) لوگوں کے سروں کے اوپر ہوگا اور اُن کے اعمال ان پر سایہ کریں گے یا ان کے ساتھ ہوں گے۔“

(جامع العلوم والحکم، تحت الحدیث السادس والثلاثون، ص ۴۲۴)

سوال: اس حدیث پاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ سایہ، عرش کا نہیں ہوگا بلکہ بندے کے اعمال کا ہوگا.....؟

جواب: قیامت کے دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اور اعمال کی طرف سائے کی جو نسبت کی گئی ہے وہ سبب ہونے کے اعتبار سے ہے۔ (یعنی ان اعمال کے سبب انہیں عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔) رحمۃ اللہ علیہ

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح:

امام قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب ”التذکرۃ“ میں حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان (کوئی مؤمن مرد یا عورت سورج کی گرمی نہ پائے گا) کے تحت فرماتے ہیں کہ ”یہ روایت ظاہری طور پر سارے مؤمنین کے لئے عام ہے، لیکن اس سے مراد کامل الایمان مؤمن ہیں یا وہ جو سایہ عرش کے لئے کوشش کرے جیسا کہ

حدیث پاک میں ہے: ”سات اشخاص عرش کے سائے میں ہوں گے۔“ اور جیسا کہ ایک روایت میں ہے: ”بندہ اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔“ اور یوں ہی نیک اعمال بجالانے والے اپنے اعمال کے سائے میں ہوں گے اور یہ تمام عرش کے سائے میں ہوں گے، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“

حضرت مُصَنِّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”میں سمجھتا ہوں کہ ابتدائی احادیث مبارکہ جن میں سایہ عرش کی صراحت ہے انہیں ان احادیث کے ساتھ ملا دینا چاہئے جن میں سایہ عرش کی تصریح تو نہیں مگر اس کی طرف واضح اشارہ موجود ہے جیسے نور کے منبر، کرسیوں اور مشک کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہونے والے، اس کا سب سے زیادہ قرب پانے والے اور قیامت کے دن اس کی حفظ و امان میں رہنے والے۔

اور پھر یہ کہ ان لوگوں کا سایہ عرش میں ہونا ان احادیث مبارکہ کی وجہ سے ظاہر ہے جن میں ”رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے باہم محبت کرنے والوں، عادل حکمران، روزہ دار، سود و زنا سے بچنے والوں اور عیادت کرنے والوں کا ذکر ہے۔ اور وہ احادیث مبارکہ جن میں سایہ عرش کی طرف اشارہ ہے انہی میں سے یہ بھی ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”قیامت کے دن تین اشخاص مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں اَلْفَزَعُ الْاَکْبَرُ (یعنی بڑی گھبراہٹ) خوف زدہ نہ کرے گی (۱) وہ شخص جو کسی قوم کی

امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہو (۲) وہ شخص جو ہر دن اور رات میں اذان دیتا ہو اور (۳) وہ غلام جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔“

(جامع الترمذی، ابواب البر و الصلة، باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح، الحدیث ۱۹۸۶، ص ۱۸۵۱، بدون لا یھولہم الفزع الاکبر)

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ سے بے خوفی:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلبِ سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن تین اشخاص سیاہ مُشک کے ٹیلے پر ہوں گے، انہیں الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (یعنی بڑی گھبراہٹ) خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کا حساب ہوگا (۱) وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے قرآن پڑھے اور کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہو (۲) وہ شخص جو رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی مسجد میں اذان دے کر لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلائے اور (۳) وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا ہوا مگر غلامی نے اُسے طلبِ آخرت سے دور نہ کیا۔“

(شعب الایمان، الحدیث ۲۰۰۲، ج ۲، ص ۳۴۸)

لمبی گردنوں والے:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کی کرسیاں لائی جائیں گی جو موتیوں اور یاقوت سے جڑی ہوں گی، اس پر باریک اور سبز ریشمی کپڑے بچھے ہوں گے پھر ان پر نور کے گنبد بنائے جائیں گے اور یہ ندا کی جائے گی: ”مَوْذِنِینَ کہاں ہیں؟“ پس وہ کھڑے ہوں گے

اور ان کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی ان سے کہا جائے گا: ”ان گنبدوں کے نیچے ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کا حساب فرمادے، بے شک آج کے دن تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔“

(تاریخ بغداد، الرقم: ۴۴۸۰ داؤد بن ابراہیم بن داؤد..... الخ، ج ۸، ص ۳۷۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے:

(۱)..... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بعض بندوں کو اپنی رضا کے لئے لوگوں کی حاجات پورا کرنے کے لئے خاص کر لیا ہے اور اس نے عہد فرمایا ہے کہ انہیں عذاب نہ دے گا، پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرتے ہوں اور لوگ حساب میں ہوں گے۔“

(فیض القدیر، حرف الهمزة تحت الحديث ۲۳۵۰، ج ۲، ص ۶۰۵-۶)

(۲)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لمیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ہیں کہ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجات ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے قیامت کے دن عذابِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے امن میں ہوں گے۔“

(کنز العمال، کتاب الزکاة، الحديث ۱۶۴۶۱، ج ۶، ص ۱۹۰)

ہجرت کرنے والوں کی شان:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”ہجرت

کرنے والوں کے لئے سونے کے منبر ہیں، وہ قیامت کے دن اُن پر بیٹھیں گے اور گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔“

(فیض القدیر، حرف الام، تحت الحديث ۷۳۵۳، ج ۵، ص ۳۷۳)

علم سے گفتگو اور حلم سے خاموشی:

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سات اشخاص قیامت کے دن اللہ عزوجل کے سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے اور کہے کہ ”میں اللہ عزوجل کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔“ اور دوسرا بھی اسی کی مثل کہے (۲) وہ شخص جو اللہ عزوجل کا ذکر کرے تو خوفِ خدا عزوجل سے اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں (۳) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے تو اُسے بائیں سے چھپائے (۴) وہ شخص جسے کوئی منصب و جمال والی عورت اپنی طرف دعوتِ (گناہ) دے اور وہ کہے کہ ”میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں۔“ (۵) وہ شخص جس کا دل مساجد سے محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہے (۶) وہ شخص جو اوقاتِ نماز کے لئے سورج کی رعایت کرتا ہو (یعنی وقت میں نماز پڑھتا ہو) اور (۷) وہ شخص کہ اگر بولے تو علم کی بات کرے اور اگر خاموش رہے تو حلم کے سبب خاموش رہے۔“

کتاب الزهد لامام احمد بن حنبل، الحديث ۸۱۹، ص ۱۷۳

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرّم، نُورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”سات اشخاص کو اللہ عزوجل اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ

کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہے (۲) وہ شخص جسے کوئی منصب والی عورت دعوت (گناہ) دے اور وہ کہے کہ ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔“ (۳) وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھ کو بچایا (۴) وہ آنکھ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پہرا دیا اور (۵) وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے۔“ (جامع الصغیر، الحدیث ۶۶۴۷، ص ۲۸۵)

اختتام کتاب:

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ”میں نے ان احادیث مبارکہ سے ان خصائل و خوبیوں کو صاف و واضح کر دیا ہے جن سے سایہ عرش پانے والوں کی تعداد ستر 70 بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ تو میں نے آخری دو اشعار کہے:

وَرَدُ بَعْدَ ذَا قَاضِي الْحَوَائِجِ صَالِحُ الْعَبِيدِ وَطِفْلًا وَالشَّهِيدُ بِقَتْلِهِ
وَأَمَّا وَتَعْلِيمًا آذَانًا وَهَجْرَةً فَرَاذَتْ عَلَى السَّبْعِينَ مِنْ قِيَصِ فَضْلِهِ

ترجمہ: (۱)..... اور ان کے بعد دیگر افراد یہ ہیں اللہ لوگوں کی حاجات پورا کرنے والا، نیک غلام مسلمان بچے کے دوران لڑائی شہید ہونے والا۔

(۲)..... ۵۷ امامت کرنے والا، قرآن پاک کی تعلیم دینے والا، کماذان دینے والا اور ۷ ہجرت کرنے والا پس یہ (ما قبل سے مل کر) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے 70 سے بھی زائد ہو گئے۔

لہٰذا یہاں صرف پانچ افراد کا بیان ہوا جبکہ ابتداء میں سات کا ذکر تھا۔ ”جامع صغیر“ کی روایت میں باقی دو کا ذکر موجود ہے اور وہ یہ ہیں ”وہ دو اشخاص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے باہم محبت کرتے ہیں۔“

ان کو میرے عرش کے سائے میں کر دو:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے والوں کو میرے عرش کے سائے میں کر دو بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔“

(۱۲۵)..... (فردوس الاخبار، حرف الیاء، الحدیث ۸۱۱۵، ج ۲، ص ۴۶۰)

رزق میں کشادگی اور دل کی پاکیزگی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: (۱)..... ”ایک دوسرے کو کھانا بھیجا

کر و اس سے تمہارے رزق میں کشادگی (یعنی برکت) ہوگی۔“

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، الحدیث ۳۳۷۶، ج ۳، ص ۳۵۸)

(۲)..... ”ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو کہ یہ محبت کو بڑھاتا اور دل کو کینہ سے

پاک کرتا ہے۔“

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، الحدیث ۳۳۷۹، ج ۳، ص ۳۵۹)

(۳)..... ”ایک دوسرے کو تحفہ دو، محبت بڑھے گی اور مصافحہ کرو کینہ

دور ہوگا۔“

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، الحدیث ۳۳۷۴، ج ۳، ص ۳۵۷ بینکم بدلہ عنکم)

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاہور
2	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	امام احمد رضا خان رحمہ اللہ (م ۱۳۴۰ھ)	ضیاء القرآن لاہور
3	الدراہم المشرور فی التفسیر بالمأثور	امام جلال الدین السیوطی الشافعی رحمہ اللہ (م ۹۱۱ھ)	دار الفکر
4	تفسیر الطبری	امام محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ (م ۳۲۰ھ)	دار الکتب العلمیہ
5	تفسیر روح المعانی	شہاب الدین السید محمود الکووسی رحمہ اللہ (م ۱۲۷۰ھ)	دار التراث العربی
6	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (م ۲۵۶ھ)	دار الکتب العلمیہ
7	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ (م ۲۶۱ھ)	دار ابن حزم
8	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمہ اللہ (م ۲۷۳ھ)	دار المعرفہ بیروت
9	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ (م ۲۸۹ھ)	دار الفکر
10	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م ۲۴۱ھ)	دار الفکر بیروت
11	المستدرک للحاکم	محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (م ۴۰۵ھ)	دار المعرفہ بیروت
12	المعجم الکبیر	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (م ۳۲۰ھ)	دار احیاء بیروت
13	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق رحمہ اللہ (م ۲۱۱ھ)	دار الکتب العلمیہ
14	شعب الایمان	الحافظ احمد بن الحسن البیہقی رحمہ اللہ (م ۴۵۸ھ)	دار الکتب العلمیہ
15	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم الاصفہانی رحمہ اللہ (م ۴۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ
16	کتاب الزہد لابن مبارک	امام عبد اللہ بن مبارک المروزی رحمہ اللہ (م ۱۸۱ھ)	دار الکتب العلمیہ
17	مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابوبکر الہیثمی رحمہ اللہ (م ۸۰۷ھ)	دار الفکر بیروت
18	فتح الباری شرح صحیح البخاری	الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ)	دار الکتب العلمیہ
19	المعجم الاوسط	الحافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ (م ۳۲۰ھ)	دار الکتب العلمیہ
20	الجامع الصغیر	امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (م ۹۱۱ھ)	دار الکتب العلمیہ
21	المصنف لابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ (م ۲۳۵ھ)	دار الفکر بیروت
22	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الحرانی رحمہ اللہ (م ۳۲۵ھ)	دار الکتب العلمیہ

23	موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمہ اللہ (م ۱۷۹ھ)	دار المعرفة بیروت
24	مجمع الزوائد	الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ (م ۸۰۷ھ)	دار الفکر بیروت
25	کنز العمال	علاء الدین علی المتقی الہندی رحمہ اللہ (م ۹۷۵ھ)	دار الکتب العلمیہ
26	الترغیب و الترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم المنذری رحمہ اللہ (م ۶۵۶ھ)	دار الفکر بیروت
27	فردوس الاخبار للديلمی	الحافظ شہرہ بن شہر دار الدیلمی رحمہ اللہ (م ۵۰۹ھ)	دار الفکر بیروت
28	الزهد للامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م ۲۴۱ھ)	دار الغد جدید
29	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ)	دار الکتب العلمیہ
30	عمل اليوم والليلة لابن المنني	احمد بن محمد البیہقی المعروف بابن المنني رحمہ اللہ (م ۳۶۴ھ)	دار الکتب العربیہ بیروت
31	فيض القدير شرح الجامع الصغير	علامہ محمد عبد الرؤوف المناوی رحمہ اللہ (م ۱۰۳۱ھ)	دار الکتب العلمیہ
32	التاريخ البغدادي	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (م ۴۶۳ھ)	دار الکتب العلمیہ
33	شرح زرقاني للموطا	محمد بن عبد القیام بن یوسف الزرقانی رحمہ اللہ (م ۱۱۲۲ھ)	دار الاحیاء التراث
34	الموضاعات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الحوزی رحمہ اللہ (م ۵۱۰-۵۹۷ھ)	دار الفکر بیروت
35	سير اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد الفہمی رحمہ اللہ (م ۷۴۸ھ)	دار الفکر بیروت
36	جامع العلوم والحکم	ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین رجب الحنبلی البغدادی رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
37	كتاب الدعاء	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (م ۳۲۰ھ)	دار الکتب العلمیہ
38	موسوعة الامام ابن ابي الدنيا	الحافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عیدان بن ابی الدنئ رحمہ اللہ (م ۲۸۱ھ)	دار الکتب العلمیہ
39	مسند الحارث	حارث بن اسماعیل رحمہ اللہ (م ۲۸۲ھ)	المکتبۃ الشاملہ
40	فضيلة العادلين لابی نعیم اصبهانی	ابو نعیم اصبهانی رحمہ اللہ	المکتبۃ الشاملہ
41	مكارم الاخلاق	الحافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عیدان بن ابی الدنئ رحمہ اللہ (م ۲۸۱ھ)	دار الکتب العلمیہ
42	معرفة الصحابة	الامام الحافظ ابو نعیم الاصبهانی رحمہ اللہ (م ۴۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ
43	الترغيب في فضائل الاعمال وثواب	امام ابن شاہین رحمہ اللہ	المکتبۃ الشاملہ
44	الفتاوى الرضوية	امام احمد رضا خان رحمہ اللہ (م ۱۳۴۰ھ)	رضا فاؤنڈیشن لاہور
45	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۸ھ)	ضیاء القرآن لاہور
46	پردے کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری دام ظلہ	مکتبۃ المدینہ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿ شعبہ کُتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ﴾

- (۱) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأَى الْفَقْهَ وَالْوَبَاءَ بِدُعْوَةِ الْحَبْرَانِ وَمُؤَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- (۲) دعاء کے فضائل (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآذَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَبْلُ الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 140)
- (۳) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَشَاخُ الْحَبِيدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعَبِيدِ) (کل صفحات: 55)
- (۴) کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كَيْفَ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِي أَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- (۵) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحَقُّوْقُ لِيَطْرَحَ الْعُقُوْقُ) (کل صفحات: 125)
- (۶) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْحَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- (۷) ولایت کا آسان راستہ (تصویر) (الْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- (۸) شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعِلْمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- (۹) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ تشریح تدبیر لاف نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- (۱۰) ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات: 63)
- (۱۱) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

عربی کتب: از امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

- (۱۲) كَيْفُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)۔ (۱۳) تَمْهِيْدُ الْإِيْمَانِ - (کل صفحات: 77) (۱۴) الْأَحْكَامُ الْمَبْنِيَّةُ (کل صفحات: 62)۔ (۱۵) إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60) (۱۶) الْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات: 46) (۱۷) أَحْلَى الْإِعْلَامِ (کل صفحات: 70) (۱۸) الزَّمْرَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93) (۱۹، ۲۰، ۲۱) جَدُّ الْمُتَنَارِ عَلَى رَدِّ الْمُتَحَارِرِ (المجلد الاول والثاني والثالث) (کل صفحات: 71 367 2570)

﴿ شعبہ اصلاحی کتب ﴾

- (۲۲) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات: 160)
- (۲۳) انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- (۲۴) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- (۲۵) فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)
- (۲۶) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
- (۲۷) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات: 39)
- (۲۸) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
- (۲۹) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)

- (۳۰) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
- (۳۱) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)
- (۳۲) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- (۳۳) مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
- (۳۴) حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
- (۳۵) تحقیقات (کل صفحات: 142)
- (۳۶) اربعینِ حنفیہ (کل صفحات: 112)
- (۳۷) عطاری جن کا غسلِ میت (کل صفحات: 24)
- (۳۸) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
- (۳۹) توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
- (۴۰) قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
- (۴۱) آدابِ مرہدِ کامل (کل صفحات: 275)
- (۴۲) ٹی وی اور مٹو وی (کل صفحات: 32)
- (۴۳) فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)
- (۴۴) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)
- (۴۵) نمازِ جہول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
- (۴۶) تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100)
- (۴۷) دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
- (۴۸) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات: 68)
- (۴۹) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- (۵۰) تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
- (۵۱) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)
- (۵۲) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
- (۵۳) غافلِ ورزی (کل صفحات: 36)
- (۵۴) بدگمانی (کل صفحات: 57)
- (۵۵) گونگا مبلغ (کل صفحات: 55)
- (۵۶) بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)
- (۵۷) کریمین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- (۵۸) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- (۵۹) قومِ بخت اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- (۶۰) جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَنْحَرُ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: ۷۳)
- (۶۱) جہنم میں لے جانے والے اعمال.. جلد اول (الزَّوْجَرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ) (کل صفحات: 853)
- (۶۲) مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)
- (۶۳) نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فُرُوقُ الْعَيُونِ وَمُفَرِّحُ الْقُلُوبِ الْمَحْزُونِ) (کل صفحات: 138)
- (۶۴) سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
- (۶۵) حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- (۶۶) بیٹے کو نصیحت (أَيُّهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)

- (۷۴) الدعوة الى الفكر (کل صفحات: 148) (۷۵) آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
 (۷۶) راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102) (۷۷) غیبیوں کی حکایات (مترجم) (کل صفحات: 412)
 (۷۸) شاہراہ اولیاء (مِنْهَا جُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- (۷۹) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات: 45) (۸۰) کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
 (۸۱) نزہۃ النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات: 175) (۸۲) اربعین النوویہ (کل صفحات: 121)
 (۸۳) نصاب التجدید (کل صفحات: 79) (۸۴) گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 180)
 (۸۵) وقایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو (۸۶) شرح مایۃ عامل (کل صفحات: 38)
 (۸۷) صرف بہائی مع حاشیہ صرف بہائی (کل صفحات: 55) (۸۸) المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات: 101)
 (۸۹) شرح اربعین النوویہ فی الاحادیث الصحیحۃ النبویۃ (کل صفحات: 155) (۹۰) نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
 (۹۱) دروس البلاغۃ مع شمس البراعۃ (کل صفحات: 241) (۹۲) امراح الارواح (کل صفحات: 241)

﴿شعبہ تخریج﴾

- (۹۳) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422) (۹۴) جنسی زیور (کل صفحات: 679)
 (۹۵) ۱۰۰ تا ۱۰۰۰ بہارِ شریعت (چھ حصے) (۱۰۱) اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
 (۱۰۲) آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) (۱۰۳) صحابہ کرامؓ کا عشق رسول ﷺ (کل صفحات: 274)
 (۱۰۴) اُمہات المؤمنین (کل صفحات: 59) (۱۰۵) علم القرآن (کل صفحات: 244)
 (۱۰۶) اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78) (۱۰۷) اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
 (۱۰۸) جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ”انسان کون ہیں؟“ فرمایا، ”علماء۔“ پھر پوچھا گیا کہ ”بادشاہ کون ہیں؟“ فرمایا، ”آخرت کے لئے دنیا سے روگردانی کرنے والے۔“ پھر پوچھا گیا کہ ”بے وقوف کون ہیں؟“ فرمایا، ”اپنے دین کے بدلے دنیا کمانے والے لوگ۔“ (المحدث الفاضل، ج ۱، ص ۲۰۵)